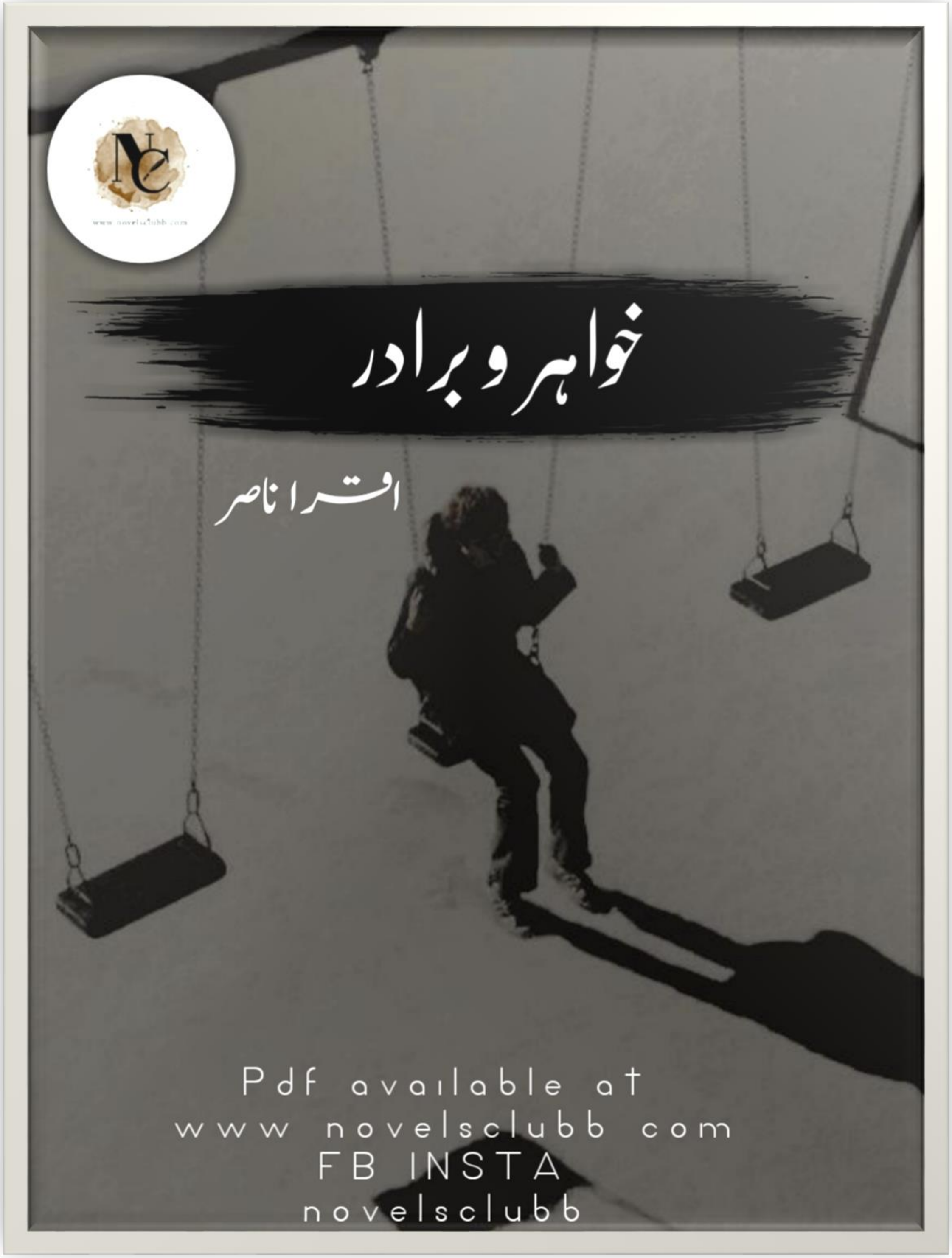
خواہر و برادر
اقرا ناصر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

# السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

# خواہر و برادر

## از

## اقرا ناصر

www.novelsclubb.com

نکاح سے تین دن پہلے

تپتی دوپہر گزر جانے کے بعد گرمی کا زور تھوڑا کم ہوا تھا۔سنہرے اور ہلکے نارنجی آسمان پر پرندے اڑتے دکھائی دے رہے تھے۔آسمان پر بادل نہ ہونے کے برابر تھے۔

ایسے میں اشفاق کے گھر کے گیٹ کے بالکل سامنے ایک سیاہ رنگ کی گاڑی رکی۔بیک سائیڈ کا دروازہ کھلا اور سنہرے رنگ کی سینڈل میں مقید پاؤں سڑک پر اترا۔پھر نووارد کا پورا سراپا گاڑی سے نکلتا دکھائی دیا۔اس نے ہلکے بھورے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔اس کی آنکھیں سنہری اور رنگت گندمی تھی۔وہ قدم قدم چلتی گیٹ کی جانب بڑھنے لگی۔اس کے ہاتھوں میں لٹکا پرس اس کے چلنے کی وجہ سے لہرا رہا تھا۔

گیٹ پر کھڑے چوکیدار نے اسے آتا دیکھا تو فوراً گیٹ کھولا۔وہ سنجیدہ انداز میں اندر آگئی۔اس کی رفتار ابھی بھی ایسی ہی تھی۔اس نے چلتے ہوئے ارد گرد کا جائزہ لیا۔اس کے گھر کا لان ابھی بھی اسی حالت میں تھا جس حالت میں وہ اسے چھوڑ کر گئی تھی۔گھر کی عمارت بھی ویسی ہی دکھائی دے رہی تھی۔کچھ بھی نہیں بدلا تھا سوائے اس گھر کے رہنے والوں کے۔

اس نے گھر کا داخلی دروازہ کھولا اور اندر آگئی۔دروازہ کھولتے ہی اس کی نگاہ سیڑھیوں پر سے اترتی جائی یانہ پر پڑی۔جائی یانہ بھی دروازہ کھلنے کی وجہ سے نوارد کی طرف متوجہ تھی۔کچھ پل کے لیے جائی یانہ کی بھوری آنکھوں میں حیرت پھیلی پھر وہ دوڑتی ہوئی آنے والے کے گلے لگ گئی۔

"آپ آگئی عزاہ بجو!" جائی یانہ نے الگ ہوتے ہوئے عزاہ سے پوچھا۔

"ہاں میں آگئی۔" ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

عزاہ کے چہرے پر ہلکا میک اپ اسے ہشاش بشاش دکھا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پھیلی رہنے والی سنجید گی شادی کے بعد سے زیادہ دکھائی دینے لگ گئی تھی جبکہ دوسری طرف عزاہ کو جائی یانہ کا چہرہ ویران سا لگا۔ اس کی آنکھوں میں چھائی شوخی اب دکھائی نہیں دیتی تھی۔ وہ اب کافی کمزور دکھائی دے رہی تھی ایسا لگتا تھا اس نے کئی دنوں سے ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا تھا۔

"تمہیں کیا ہوا ہے؟" عزاہ نے جائی یانہ کی حالت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا ہونا ہے؟" اس نے عام سے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے۔۔۔" عزاہ کے الفاظ اس کے لبوں پر ہی رہ گئے کیونکہ اسے جائی یا نہ کے پیچھے سے نوال آتیں دکھائی دیں۔

"عزاہ تم کب آئی؟" نوال حیرانگی کا شکار تھیں۔ عزاہ شادی کے بعد پہلی دفعہ ان کے گھر آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بس ابھی ابھی!" عزاہ نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

"خیر سے آئی ہو نا؟ شایان نے تمہارے یہاں آنے پر برا تو نہیں منایا نا؟" نوال نے اپنے خدشے کا اظہار کیا۔ انہیں ابھی بھی یاد تھا جب پچھلی دفعہ انہوں نے شایان سے عزاہ کو اپنے ساتھ گھر لے جانے کی اجازت مانگی تھی تو اس نے کتنی بدتمیزی کی تھی۔

"جی خیر سے ہی آئی ہوں۔ مجھے پھپھو نے بھیجا ہے تا کہ آپ لوگوں سے پوچھ سکوں آپ کو ہماری مدد کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے نا اور شایان سے بھی میں نے پوچھ لیا تھا انہیں میرے یہاں آنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔" عزاہ نے وضاحت دے کر ماں کے خدشوں کو دور کیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا!" نوال نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔ پھر انہیں اچانک کچھ یاد آیا۔

"تم ابھی تک یہاں کیوں کھڑی ہو؟ چلو اندر چل کر باقی باتیں کرتے ہیں۔"

یہ کہہ کر وہ سب اندر کی جانب چل پڑے۔

*******************************

زینب لاؤنج میں بیٹھی تین سالہ شایان کو ناشتہ کھلانے میں مصروف تھی۔اس وقت صبح کے دس بج رہے تھے۔شایان ابھی جاگا تھا اسی لیے وہ ناشتہ کرتے ہوئے خاصا چڑچڑا دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلو شایان اب بس یہ آخری نوالہ ہے۔اسے جلدی سے ختم کرو۔"

زینب نے شایان کو پچکارتے ہوئے کہا۔

شایان نے چڑچڑے تاثرات کے ساتھ خاموشی سے نوالہ منہ میں ڈال لیا۔زینب نے شایان کے بالوں پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور اسے صوفے پر بیٹھا چھوڑ کر زینب خالی پیالی کچن کے سنک پر رکھ آئی۔پھر زینب اپنے کمرے میں گئی اور بیڈ کے ساتھ موجود دراز میں سے دوائیوں کا ڈبا نکالا۔کچھ دیر ڈبے میں دوائیاں الٹ پلٹ کر لینے کے بعد زینب کو مطلوبہ گولیاں مل گئیں۔اس نے گولیوں کو ریپرز سے نکالا اور جگ سے پانی گلاس میں نکال کر گولیاں پھانک لی۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد وہ بیڈ پر سے اٹھی اور آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو دیکھنے لگ گئی۔اس کا ہاتھ اپنے معدے کے نیچے چلا گیا تھا۔اپنا عکس دیکھتے ہوئے

ایک عجیب سی خوشی اس کے سراپے میں سرایت کر گئی۔ وہ دوسری دفعہ امید سے تھی۔ اس کے چہرے پر پریگننسی گلو چمک رہا تھا۔ اس کی پریگننسی کو سات مہینے ہو گئے تھے۔ وہ اپنے آٹھویں مہینے پر تھی۔ اس دفعہ وہ اور عمر دونوں چاہتے تھے اب ان کے گھر میں ایک پیاری سی بیٹی ہو۔

عمر کا نام ذہن میں آتے ہی اس کی مسکراہٹ پھیکی ہو گئی اور چہرے پر پریشانی چھا گئی۔ زینب پچھلے دو تین مہینوں سے عمر کے رویے پر خاصی پریشان تھی۔ رات کو وہ دیر سے گھر آتا تھا۔ چھٹی کا دن بھی وہ گھر سے باہر گزارتا تھا۔ عمر نے اس سے بات کرنا بھی بند کر دیا تھا۔ گھر میں زیادہ تر وقت وہ اپنے موبائل پر کالز اٹینڈ کرتے ہوئے گزارتا تھا۔ زینب نے کئی بار عمر سے اس کے عجیب رویے کے بارے میں پوچھا مگر عمر ہر بار کام کی زیادتی کو وجہ بنا کر بات ٹال دیا کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ شکی بیویوں کی طرح عمر پر شک نہیں کر رہی تھی مگر دور کہیں وہ جانتی تھی عمر اس سے کچھ چھپا رہا ہے کیونکہ کام کی زیادتی پہلے بھی کئی بار عمر کے کرئیر میں آئی تھی لیکن اس نے کبھی بھی زینب اور شایان کو یوں نظر انداز نہیں کیا تھا جس طرح اب کر رہا تھا۔ آج بھی عمر ناشتہ کیے بغیر آفس چلا گیا تھا۔ زینب نے عمر کو ناشتہ کھلانے کے لیے روکنے کی بہت کوشش کی مگر عمر یہ کہتا چلا گیا کہ آج صبح اس کی بہت ضروری میٹنگ ہے اور وہ اسے کسی صورت مس نہیں کر سکتا ہے۔

وہ آئینے کے سامنے عکس کو یونہی بے مقصد گھور رہی تھی جب گھر کا لینڈ لائن نمبر بجا۔ وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی اور گھر کے چھوٹے سے برآمدے میں آگئی جس میں لکڑی کے چھوٹے سے شیلف پر نارنجی رنگ کا ٹیلی فون رکھا ہوا تھا۔ فون تیزی سے تھرتھرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے ٹیلی فون کا رسیور کانوں میں لگایا۔ شایان بھی چھوٹے
چھوٹے قدم لیتا برآمدے میں کھڑی اپنی ماں کو دیکھنے آگیا تھا۔

"ہیلو!"

شایان نے دیکھا یہ کہنے کے بعد اس کی ماں کے تاثرات بدل گئے تھے
جو وہ اس عمر میں سمجھنے سے قاصر تھا۔

www.novelsclubb.com

**********************************

اشفاق کے لاؤنج میں اس وقت عزاہ کی خاطر تواضع کی جارہی تھی۔

اس کے سامنے میز پر نمکو، بسکٹ، چائے اور بھی دیگر لوازمات رکھے ہوئے تھے۔ عزاہ کے منع کرنے کے باوجود نوال نے میزبانی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ان کی بیٹی اتنے دنوں بعد گھر آئی تھی۔اتنا سب کچھ کرنا تو بنتا تھا۔

عزاہ اب جائی یانہ کو اپنے روٹین کے بارے میں بتارہی تھی کہ اسی وقت گھر کا مرکزی دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔اگلے پل ہی انہوں نے اشفاق کو لاؤنج میں داخل ہوتے دیکھا۔ان کے ہاتھ میں آفس کا بیگ تھا اور وہ خاصے تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔آج وہ عام دنوں کی نسبت جلدی گھر آ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے سامنے صوفے پر بیٹھی عزاہ کو دیکھا تو ٹھٹھک کر رک گئے۔ان کے چہرے پر چھائی تھکن یکدم اڑ گئی۔اب ان کے چہرے پر سنجیدگی پھیل چکی تھی۔

"پندرہ منٹ بعد میرے کمرے میں آجانا۔" سنجیدگی سے کہتے ہوئے اشفاق واپس مڑ گئے تھے۔

جائی یانہ اور عزاہ نے ناسمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔پندرہ منٹ گزرنے تک ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔

www.novelsclubb.com

پندرہ منٹ بعد عزاہ اشفاق کے کمرے کے اندر جا رہی تھی۔اس کو اشفاق سامنے بیڈ پر بیٹھے دکھائی دیئے۔انہوں نے دفتری لباس اتار کر سادہ شلوار قمیض پہن لی تھی۔اشفاق کلائی میں بندھی اپنی گھڑی کو اتار رہے تھے۔

"دروازہ بند کرو اور ادھر بیٹھ جاؤ!"اشفاق نے عزاہ کی طرف دیکھے بنا تحکمانہ انداز میں کہا۔

عزاہ نے ویسا ہی کیا جیسا اشفاق نے اسے کہا تھا۔وہ خاموشی سے اشفاق کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئی۔اس کی نظریں اپنی گود پر تھی۔

"تم آج شایان کی مرضی سے یہاں آئی ہو؟"بیٹی کی خیر خیریت پوچھنا اشفاق کو یاد نہیں رہا تھا۔

"جی!"عزاہ نے نظریں جھکائے جواب دیا۔

"شایان کو تم سے کوئی شکایت تو نہیں ہے نا؟"اشفاق عزاہ کو ٹٹولتی ہوئی نگاہوں سے گھور رہے تھے۔

عزاہ سمجھ نہیں پائی اسے کیا کہنا چاہیے۔اشفاق کے سامنے سچ وہ کہنا نہیں چاہتی تھی اور جھوٹ بولنے کا اس کا من نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ کے جواب نہ دینے پر اشفاق کے چہرے پر مایوسی اتر آئی۔

"میں جانتا تھا تم نے ابھی تک اس رشتے کو قبول نہیں کیا ہے۔"

اشفاق نے تاسف سے کہا جبکہ عزاہ نے حیرت سے سر اٹھا کر اشفاق کو دیکھا۔ یہ سچ نہیں تھا۔ وہ سچائی بتانے کے لیے لب کھولتی اس سے پہلے ہی اشفاق نے ہاتھ اوپر اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"تم جانتی ہو روز میں لوگوں کی سوال کرتی نظروں کو خود پر دیکھتا ہوں تو کیسا محسوس کرتا ہوں۔ مجھے اپنے آپ سے نفرت ہونے لگ جاتی ہے۔ اس بدبخت کا نام دنیا والوں نے میرے لیے گالی بنا دیا ہے۔ اب تم یہ چاہتی ہو کہ تمہارا نام بھی لوگ میرے لیے گالی بنا دے۔" اشفاق نے ڈانٹتے ہوئے عزاہ سے پوچھا۔

"نہیں بابا آپ۔۔۔" عزاہ کی صفائی کو اشفاق نے دوبارہ سننے کے قابل نہ سمجھا۔

"بس مجھے کچھ نہیں سننا ہے۔ تمہارا گھر تمہارا سسرال ہے۔ وہی رہا کرو۔ میرے گھر آنے اور یہاں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا شایان تمہارے ساتھ کیسا سلوک رکھتا ہے۔ وہ اگر تمہیں مارے پیٹے تو بھی اس گھر میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" اشفاق کے چہرے پر سفاکیت پھیل گئی تھی۔ وہ کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئے۔ عزاہ کے دل پر پڑا بوجھ مزید گہرا ہوتا چلا گیا۔ اشفاق کچھ دیر بعد مدھم آواز میں بولیں۔

"کوشش کرنا شایان تمہیں طلاق نہ دیں اور اگر اس نے تمہیں طلاق دے دی تو اس گھر میں قدم بھی نہ رکھنا۔ زینب سے ہمارے گھر کے راستے پر جو قبرستان آتا ہے وہاں جا کر تم خود کو دفن کر لینا۔" اشفاق نے اپنی بات مکمل کی اور عزاہ کو دیکھا۔

"اب تمہیں چلے جانا چاہیے۔" عزاہ کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ وہ خاموشی سے اٹھی اور بوجھل قدم لے کر کمرے سے جانے لگی۔ عزاہ کو جاتا دیکھ کر اشفاق کے تاثرات ڈھیلے ہو گئے۔ انہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے انہوں نے اپنی زندگی کی جمع پونجی ہار دی ہو۔ وہ اولاد کے لیے اتنے تلخ نہیں ہونا چاہتے تھے مگر وہ مجبور تھے لیکن کیا وہ واقعی میں مجبور تھے؟؟؟

www.novelsclubb.com

***********************************

"آپ کا کیا مطلب ہے، عمر آفس پہنچیں ہی نہیں ہے؟"زینب نے حیرت سے پوچھا۔"لیکن وہ تو صبح سویرے ہی آفس کے لیے نکل گئے تھے۔"

"وہ آفس نہیں پہنچیں ہیں۔اگر آپ کا ان سے رابطہ ہو تو انہیں بتا دیجیے گا کہ انہیں یاد دلا دیجئے گا ان کی ایک کلائنٹ سے میٹنگ ہے اس لیے جلد از جلد آجائے۔"دوسری طرف سے مردانہ آواز آئی۔وہ آواز جذبات سے عاری بالکل پروفیشنل تھی۔

"اچھا!"زینب نے غائب دماغی سے یہ کہہ کر کال کاٹ دی۔

زینب کچھ دیر ٹیلیفون کو گھورتی رہی پھر اس پر موجود بٹن دبانے لگ گئی۔اس نے ریسیور دوبارہ کان پر لگالیا۔دوسری طرف سے کال نہ اٹھائی گئی۔

زینب بار بار اسی فون نمبر پر کال کرتی رہی آخر کار اس کی کال دوسری طرف سے اٹھا لی گئی۔

عمر کی جھنجھلائی آواز اس کی سماعتوں میں گونجی۔

www.novelsclubb.com

"یار کیا ہے؟میٹنگ میں ہوں میں ابھی!بولو کیا آفت ٹوٹ پڑی ہے؟"

"تم کہاں ہو؟"زینب نے کھوئی ہوئی آواز میں کہا۔

"کہاں ہونا ہے میں نے؟ بتایا تو ہے میٹنگ میں ہوں تو آفس میں ہی موجود ہونگا نا۔"عمر نے چڑچڑے اندر میں جواب دیا۔ پھر اس نے پوچھا۔"صاف صاف بتاؤ کال کیوں کی ہے؟"

زینب کا سر گھومنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"آفس سے کال آئی تھی، تمہیں بلا رہے ہیں وہ۔انہوں نے کہا تم آج نہیں آئے ہو۔" دوسری طرف موت کا سناٹا چھا گیا۔یہ سناٹا زینب کے دل میں وہم اور وسوسوں کے طوفان کو جنم دینے لگ گیا۔

"زینب میری بات سنو تم جو سمجھ رہی ہو ایسا۔۔۔" زینب نے کال کاٹ دی اور زمیں پر بیٹھ گئی۔اس کی آنکھیں خشک تھی مگر اسے اپنے انگ انگ میں خوف اترتا محسوس ہو رہا تھا۔اس نے خود کو سمیٹ لیا۔شایان آہستہ آہستہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ماں کے پاس آیا اور ماں کے پاؤں سے لگ گیا۔زینب نے شایان کو پکڑا اور سینے سے لگا لیا۔اسے اس وقت صرف خوف آرہا تھا اپنے آنے والے مستقبل سے۔

www.novelsclubb.com

**********************************

اشفاق کے کمرے سے نکل جانے کے بعد وہ گھر واپس چلی گئی۔اس نے نوال اور جائی یانہ کے رک جانے کے اصرار کو بھی سنجیدہ نہیں لیا۔

اس نے ڈرائیور کو بلایا اور اس کے ساتھ واپس زینب کے گھر چلی گئی۔

جیسے ہی اس نے گھر کا دروازہ کھولا۔زینب کہیں سے نمودار ہوئیں اور اسے حیرت سے دیکھنے لگیں۔عزاہ کا چہرہ ابھی تک اترا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم اتنی جلدی کیوں آگئی؟" زینب نے حیرت سے پوچھا۔

"ان لوگوں کو شاپنگ پر جانا تھا میری وجہ سے انہیں دیر ہو رہی تھی اس لیے جلدی آگئی۔" عزاہ نے بہانہ بنایا۔

"اچھا!" زینب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور عزاہ سے تھوڑی پریشانی سے پوچھا۔

"تم نے ان لوگوں کو آج جو گھر میں ہوا اس کے بارے میں تو کچھ نہیں بتایا ہے نا؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں!"

نفی میں سر ہلاتے زینب کو وہی کھڑا چھوڑ کر عزاہ سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں پہنچ گئی۔اس نے دروازہ بند کر دیا اور صوفے پر اپنا پرس رکھ کر خود بھی وہی بیٹھ گئی۔

اس کی آنکھوں کے سامنے صبح کا منظر گھوما۔

www.novelsclubb.com

پورا گھر ڈائننگ ہال میں بیٹھا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔اسی وقت عزاہ کو کھانا کھاتے ہوئے کھانسی آگئی۔زینب نے جلدی سے عزاہ کو پانی کا گلاس دیا۔کچھ دیر بعد عزاہ سنبھل گئی۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے عزاہ؟"زینب نے اسے متفکر نگاہوں سے دیکھا۔

"جی بس گلے میں خراش ہے۔"عزاہ نے گلے کو مسلتے ہوئے کہا۔

"امم ہمم اچھا!"زینب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"بھائی آپ عزاہ کا خیال نہیں رکھتے۔"نمرہ کا ہاتھ عزاہ کے کندھے پر تھا۔

"اتنا تو آرام اسے دیا ہوا ہے۔اب اسے خود ہی مظلوم بننے کی عادت ہے تو میں کیا کروں؟"شایان نے ناگواری سے کہا۔

"شایان تمیز سے بات کرو بیوی ہے تمہاری!"زینب نے شایان کو ٹوکا۔

"جی سارے ادب و آداب کے لیکچر تو میرے لیے ہی لکھے گئے ہیں۔ باقی سب تو یہاں بہت تمیز دار ہیں۔"شایان اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور ڈائننگ ہال سے باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

"جا کر اسے روکو!" زینب نے عزاہ کو کہا۔ عزاہ یہ سن کر کشمکش کا شکار ہو گئی۔ وہ جانا نہیں چاہتی تھی لیکن پھپھو کو منع کیسے کریں۔

آخر کار ہمت کر کے وہ اٹھ گئی اور شایان کو بلانے کے لیے چلی گئی۔

اس نے شایان کو سیڑھیوں پر سے اترتے دیکھا۔ وہ اپنا آفس کا بیگ اور فائلز اٹھانے کمرے میں گیا تھا۔

وہ شایان کے پاس گئی۔

www.novelsclubb.com

"شایان پھپھو نے آپ کو بلایا۔۔" شایان نے عزاہ کی بات مکمل نہ ہونے دی۔

"اوہ پلیز اپنی ڈرامے بازی ماما کو دکھایا کرو۔ وہ ہی یہ سب برداشت کر سکتی ہیں۔ میرے پاس اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ تمہاری شکل بار بار دیکھوں۔" شایان کا چہرہ غصے سے تمتمارہا تھا۔ "تم نے میری ساری زندگی خراب کر ڈالی ہے۔ پہلے میری زندگی کی خوشیاں تمہاری وہ بد کردار بہن کھا گئی اور اب تم میرے گھر والوں کو مجھ سے بدگمان کرنے لگ گئی ہو۔ آخر میں نے تم لوگوں کا بگاڑا کیا ہے۔" شایان کی آواز اس قدر تیز تھی کہ زینب اور نمرہ بھی ڈائننگ ہال سے نکل آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کاش تم میری زندگی میں آئی ہی نہ ہوتی۔ پتہ نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب تمہارے باپ نے تمہیں میرے سر پر مسلط کر دیا تھا۔ اتنی ذلت سہنے کے بعد بھی تم اپنے گھر واپس نہیں جاتی ہو۔ پتہ نہیں کیسی عورت ہو تم!"


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آخری بات شایان نے حد درجہ حقارت سے کہی تھی۔اس کے بعد وہ کسی کو دیکھے بنا گھر کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گیا زینب نے شایان کو روکنے کے لیے لب کھولیں مگر پھر انہوں نے لب دوبارہ بند کر لیے۔ نمرہ پریشانی اور کسی قدر خوف سے سارا منظر دیکھ رہی تھی۔شایان نے گھر کا داخلی دروازہ زور سے بند کر دیا۔عزاہ کو اپنی بصارت دھندلی ہوتی دکھائی دی۔کچھ دیر تک عزاہ دروازے کو تکتی رہی۔اسے ہوش میں اس کے کندھے پر رکھا ایک ہاتھ لے کر آیا تھا۔عزاہ کو ایک دم کرنٹ لگا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے زینب اپنے پاس کھڑی ملیں جبکہ نمرہ ماں کے پیچھے کھڑی تھی۔اسے ارد گرد کے کمروں سے جھانکتے ملازم بھی دکھائی دینے لگے جنہوں نے یہ تماشا کان لگا کر سنا تھا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ کو بے تحاشا ہتک محسوس ہوئی۔اس نے زینب کا ہاتھ نرمی سے اپنے کندھے سے ہٹایا اور کسی کو دیکھے بغیر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

منظر ابھر کر معدوم ہوا اور عزاہ اپنے حال میں واپس آگئی تھی۔ صبح ہوئے واقع کی وجہ سے اس کا دل کافی بوجھل تھا۔اس نے سوچا تھا اپنی ماں یا بہن سے بات کر کے اپنا دل ہلکا کرلے گی مگر وہاں بھی اس کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

شوہر کے نزدیک باپ کا گھر اس کا گھر تھا اور باپ کے نزدیک شوہر کا گھر اس کا گھر تھا لیکن دونوں گھر ہی اس کے گھر نہیں تھے۔دونوں مرد اس کے محرم تھے مگر دونوں اس کے محرم نہ بن پائے۔شوہر اور باپ دونوں کے دلوں پر وہ کبھی راج ہی نہیں کر پائی۔دونوں میں سے وہ کسی کی ذمہ داری نہیں تھی۔

سخت گرمی کے موسم میں اسے شدید ٹھنڈ کا احساس ہو رہا تھا اس قدر ٹھنڈ کا
کہ اس کا دل جمنے لگا تھا۔

***********************************

نکاح کا دن

www.novelsclubb.com

اشفاق کے گھر پر آج کا دن کافی حبس زدہ اترا تھا۔ جائی یانہ کا ذہنی تناؤ
عروج پر تھا۔ اس نے ناشتہ اور دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔ اس کا کمرہ اس وقت

تاریکی کا شکار تھا۔اس نے بیڈ کے اوپر موجود کھڑکی کے پردے نہیں ہٹائے تھے۔
وہ کچھ دیر کے لیے اس اندھیرے میں گم ہو جانا چاہتی تھی۔اسے نچلی منزل پر
موجود گہما گہمی اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے بھی محسوس ہو رہی تھی۔اس نے ایک
نظر دیوار پر لگی گھڑی پر ڈالی جو دوپہر کے دو بجنے کا عندیہ اسے سنا رہی تھی۔پانچ
بجے میک اپ آرٹسٹ نے اسے تیار کرنے پہنچ جانا تھا۔اس کے پاس اس تنہائی میں
زندگی گزارنے کے صرف چار گھنٹے باقی تھے۔اس کے بعد اس کی زندگی تہس
نہس ہونے کی تیاریاں شروع ہو جائیں گی۔اس کا دماغ سن ہوئے جا رہا تھا۔

اس نے نائلہ سے بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔نوال کی ہدایت کے
مطابق اس نے سات دن زیادہ تر کمرے میں بند رہ کر کاٹے تھے۔اس نے نوال اور
اشفاق سے کوئی بات نہیں کی تھی۔بس چلتے ہوئے وہ لوگ سرسرے انداز میں

www.novelsclubb.com

اس کی طرف دیکھ لیتے تھے۔ضروری باتوں کے علاوہ کوئی بھی بات ان لوگوں نے جائی یانہ سے نہیں کی تھی۔

وہ نوال کے تھپڑ مارنے پر اب غصہ نہیں تھی لیکن اسے ابھی بھی دکھ تھا کہ اس کی ماں نے ام ہانی کو اس پر ترجیح دی تھی۔خالہ کی لالچ دیکھ کر بھی اس کی ماں نے خالہ کی سائیڈ لی۔اسے عالیہ کے بھاگنے پر اس طرح مجرم سمجھا جارہا تھا جیسے جائی یانہ نے عالیہ کی بھاگنے میں مدد کی ہو۔اس ایک ہفتے میں اس کا دل عالیہ کے نام تک سے نفرت کرنے لگ گیا تھا۔عالیہ کی خود غرضی اس کی دونوں بہنوں پر عذاب بن گئی تھی۔کیا ہوتا اگر وہ خاموشی سے شایان سے نکاح کر لیتی؟ان دونوں کی جان تو یوں عذاب میں نہ آتی۔

www.novelsclubb.com

***********************************

اب اگر ہم آپارٹمنٹ میں عالیہ کو دیکھنے آئے تو وہ اس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔اس نے کالے رنگ کی اسٹائلش فراک پر کالے رنگ کا پاجامہ پہنا ہوا تھا۔اس نے لال رنگ کا ٹنٹ اپنے گالوں اور ہونٹوں پر بلینڈ کر لینے کے بعد اپنا چہرہ دیکھا۔اس نے میک اپ آج بالکل لائیٹ کیا ہوا تھا۔ چہرے پر بس ٹنٹ اور سن کریم لگا ہوا تھا۔اس کے علاوہ کچھ بھی لگا دکھائی نہیں دیتا تھا۔وہ جانے کے لیے بالکل تیار تھی۔

www.novelsclubb.com

آج اسے اپنی دوست فاطمہ سے ملنا تھا۔وہ اسے کل ہی شاپنگ مال میں ملی تھی جب آریان اور عالیہ شاپنگ کر رہے تھے۔فاطمہ عالیہ کے گھر چھوڑ کر چلے



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جانے سے آگاہ تھی اور اسی سلسلے میں اس سے تفصیل پوچھنا چاہتی تھی۔عالیہ نے آریان کی موجودگی کو دیکھتے ہوئے اسے کل ملنے کا کہہ دیا تھا۔

جہاں تک معاملہ عالیہ اور آریان کی لڑائی کا تھا تو دونوں نے دو دن بعد ہی دوبارہ بات چیت کرنا شروع کر دی تھی۔ان دونوں نے اس دفعہ ایک دوسرے سے معافی نہیں مانگی تھی بلکہ خاموشی سے ایک ساتھ پہلے کی طرح رہنے لگ گئے تھے۔

آریان اپنے کسی دفتری کام کے سلسلے میں آج کراچی گیا تھا۔اس کی واپسی شام تک متوقع تھی۔عالیہ کو یہ وقت آؤٹنگ کے لیے بہت اچھا لگ رہا تھا۔ ویسے بھی اب اسے آریان کو بتانا نہیں پڑے گا کہ وہ فاطمہ سے ملنے گئی تھی ورنہ وہ اسے پرانی دوستوں سے ملنے پر ضرور منع کرتا۔جس وقت اس نے فاطمہ کو آج

ملاقات کرنے کو کہا تھا اس وقت آریان کچھ دسر کھڑا ہوا تھا۔اس نے یقیناً ان دونوں کی باتیں نہیں سنی تھی۔

عالیہ نے اپنا بیگ اٹھایا اور اپنے بالوں کو کمر پر گرنے کے لیے کھلا چھوڑ دیا۔وہ جیسے ہی اپارٹمنٹ سے باہر نکلی۔اسے تیز گرم لو اپنے انتظار میں کھڑی ملی۔ وہ گرمی کو برداشت کرتی اپنی دوست سے ملنے کے لیے جانے لگی۔عالیہ کو پتہ ہی نہیں تھا آج وہ فاطمہ کی بجائے ایسے دو اجنبی لوگوں سے ملے گی جن کے بارے میں عالیہ کا گمان تھا وہ انہیں اچھے سے جانتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

*********************************

عزاہ کے کمرے میں آئ تو وہ اس وقت الماری کے سامنے کھڑی تھی۔ الماری میں کپڑے سلیقے سے رکھے ہوئے تھے۔ عزاہ مایوس نگاہوں سے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی۔اس کے پاس کہنے کو تو بہت سے کپڑے تھے مگر آج جائی یانہ کے نکاح کی تقریب میں پہننے کے لیے کوئی بھی لباس اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔اسے خود پر غصہ بھی آرہا تھا کہ کاش یہ کام وہ کل یا پرسوں کر لیتی تا کہ کوئی ڈھنگ کا لباس وہ بازار میں سے لے آتی۔

جب پوری الماری کا جائزہ کر لینے کے بعد کوئی بھی لباس آج کی تقریب کے لیے موزوں نہ لگا تو اس نے بیزاری سے الماری کا پٹ بند کر دیا۔ کیا فائدہ اتنی بڑی الماری ہونے کا جس میں کوئی پسند کا سوٹ ہی نہ ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ کے پاس آئی اور دھم سے بیٹھ گئی۔دو پہر کے دو بج رہے تھے۔ پانچ بجے تک اسے اپنے ماں باپ کے گھر چلے جانا چاہیے تھا۔آخر کو اس کی بہن کا نکاح تھا۔اب اتنی سی دیر میں وہ اپنے فٹنگ کے کپڑے کہاں سے ڈھونڈے گی۔

وہ کسی سے مانگ بھی نہیں سکتی تھی۔ایک سیکنڈ۔۔۔!

عزاہ کے دماغ کی سوئی اس پر ٹک گئی۔وہ ایک شخص سے مانگ سکتی تھی۔وہ فوراً سے بیڈ پر سے اٹھی۔کچھ دیر پہلے والی بیزاری غائب ہو گئی تھی۔وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلی۔کمرے کے باہر راہداری میں ملازمہ اس کی مخالف سمت سے آ رہی تھی۔

"سنو! نمرہ کہاں پر ہے؟"عزاہ رک گئی اور ملازمہ سے پوچھا۔ ملازمہ بھی بات کا جواب دینے کے لیے رک گئی۔

"بی بی جی! نمرہ بی بی تو صبح سے باہر گئی ہوئی ہیں!"عزاہ کا چہرہ تھوڑا سا اتر گیا۔

"اس نے بتایا تھا وہ کتنی دیر میں آئے گی؟"عزاہ نے پوچھا۔

"نہیں بی بی جی! یہ تو نہیں بتایا۔"ملازمہ کا نفی میں ہلتا سر دیکھ کر عزاہ کا چہرہ مزید اتر گیا۔

"اچھا تم جاؤ کام کرو اور نمرہ جیسے ہی گھر آئے مجھے فوراً بتانا۔" ملازمہ سر ہلاتے ہوئے اس کے پاس سے ہو کر آگے چلی گئی جبکہ عزاہ منہ بناتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

**********************************

عالیہ اسی رستوران کے سامنے کھڑی تھی جہاں آریان اور عالیہ شادی سے پہلے ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے۔ اس نے فاطمہ کو بھی اسی ریستوران میں آنے کا کہا تھا۔ عالیہ جیسے ہی ریستوران میں داخل ہوئی بھوری دیواروں والے ریستوران نے اے سی کی ٹھنڈی ہوا سے اس کا استقبال کیا۔ ریستوران میں رش آج ضرورت سے زیادہ تھا۔ وہ آگے بڑھ کر اپنے لیے ایک خالی میز تلاش کرنے

لگ گئی۔ آخرکار اسے بالکل آخر میں ایک میز مل ہی گئی۔اس کے پیچھے والی میز بھی اس وقت خالی تھی۔عالیہ کونے والی میز پر بیٹھ گئی اور ادھر ادھر جھانکا۔عالیہ جس میز پر بیٹھی تھی یہاں سے ریستوران میں آتا ہوا کوئی بھی شخص اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔یہاں تک کہ قریب والی میز پر بھی جب تک کوئی اس پر غور نہ کرتا وہ اسے دیکھ نہیں سکتا تھا مگر وہ یہاں پر آرام سے سب کو دیکھ سکتی تھی۔کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد عالیہ کے موبائل پر میسج آیا جسے دیکھ کر عالیہ کا منہ بن گیا۔

اسے میسج فاطمہ کی طرف سے موصول ہوا تھا جس میں لکھا ہوا تھا وہ ایک ضروری کام کی وجہ سے آج اس سے مل نہیں پائے گی۔

www.novelsclubb.com

اس کا اتنی گرمی میں یہاں آنے کا پھر کیا فائدہ ہوا۔ عالیہ نے بیزاری سے فون پرس میں ڈالا اور جانے لگی تبھی اس کی پچھلی میز کی کرسیاں پیچھے کھسکتی سنائی

دی اور زنانہ اور مردانہ آوازیں آنا شروع ہوئیں۔عالیہ کی اس میز کی جانب پشت تھی۔اس لیے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتی تھی لیکن یہ دونوں آوازیں شناسا تھی۔اس لیے وہ ٹھٹک گئی تھی۔

"اسے کیا بول کر آئے ہو تم؟"زنانہ آواز اس کی سماعتوں میں گونجی۔

"اسے بتایا ہے کہ میں کام سے کراچی گیا ہوں۔"مردانہ آواز سن کر عالیہ کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔

www.novelsclubb.com

"تم نے صحیح کیا،اس طرح تم آج امی جان کے ساتھ رہو گے۔"زنانہ آواز نے امی جان کا فی تعظیم سے کہا تھا۔

"شام کو ہی واپس اس مصیبت کے پاس جانا ہے، امی جان کے ساتھ رہنے کا کیا خاک موقع ملے گا۔" مردانہ آواز میں اب بیزاری پھیل گئی تھی۔ "ویسے اس کی دوسری نمبر والی بہن کا تم نے کہا تھا کچھ کرو گی۔" اب کی بار مرد کی آواز میں تجسس دکھائی دے رہا تھا۔

"ہاں اس کو میں دوسرے نمبر سے کچھ ایسے میسجز کروں گی جس سے اس کے شوہر کو لگے اس کا کسی لڑکے کے ساتھ افئیر ہے۔ میری پوری کوشش ہو گی میرے میسجز اس کے شوہر کی موجودگی میں اس کے پاس پہنچیں اور وہ اسے دیکھ پائے لیکن اگر وہ نہ بھی دیکھ پایا تو بھی اس کے شوہر کو میسجز دکھانے کا موقع میں کسی طرح ڈھونڈ ہی لوں گی۔" زنانہ آواز میں اب ایک عزم تھا۔ "اب تم بتاؤ، تم نے اپنے اس کزن کو شیشے میں اتار لیا ہے کہ وہ آج ہمارا کام کریں؟"



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں وہ کر دے گا۔ تم بے فکر ہو جاؤ۔" اس دفعہ مرد نے سامنے موجود لڑکی کو تسلی دی۔

"تمہیں یقین تو ہے نا۔ ایسا نہ ہو وہ اپنی بہن کو سب کچھ پہلے بتا دے اور تقریب میں جائے بغیر ہی اس کی بہن اس کی باتوں پر یقین کر بیٹھے۔"

"فکر نہ کرو اس کی بہن پیار میں اندھی اور اول درجے کی بیوقوف ہے۔ وہ اس سے ثبوت ضرور مانگے گی اور میں نے اسے بتا دیا ہے ثبوت اسے تب ہی ملیں گے جب وہ ہماری باتیں مانیں گا۔" اس شخص کو شاید بہت زیادہ ہی یقین تھا اسی لیے اس کے لہجے میں کوئی شبہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

"اچھا!" زنانہ آواز ابھی بھی تذبذب کا شکار تھی۔ پھر اس نے موضوع ہی بدل دیا۔

"اور تمہاری بیوی؟ اس کا بتاؤ، اسے شک تو نہیں ہوا ہے نا؟ ایسا نہ ہو وہ ہمارا بنا بنایا کھیل بگاڑ دے۔" عورت کی بات سن کر مرد نے تیز آواز میں قہقہہ لگایا۔ اس قہقہے میں موجود تضحیک کسی بھی سننے والے کو محسوس ہو سکتی تھی۔ عالیہ کو اپنے ہاتھ پاؤں سن ہوتے محسوس ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"اس پاگل عورت کو کبھی مجھ پر شک نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کی سوئی تو بس اسی پر اٹکی رہتی ہے ماما کو منا لو! ماما کو منا لو!" اس آدمی نے ایک زنانہ آواز کی

نقل کی۔"اس کی سوئی اس پر سے ہٹے گی تو وہ اپنے سامنے ہوتے اس کھیل تماشے کو پہچان پائے گی نا؟"

"اچھا چلو اچھی بات ہے۔اسے اسی بات پر الجھا رہنے دو۔وہ ویسے بھی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو لے کر زیادہ پریشان ہو جاتی ہے۔اس کے لیے یہی بہتر ہے۔"لڑکی کی آواز بھی اب بے فکر ہو گئی تھی۔

"ویسے کام ہونے کے بعد تم اسے اپنے ساتھ رکھو گے؟"

www.novelsclubb.com

"رہنے دو۔اتنا عرصہ رہ لیا یہی بہت ہے۔"اس دفعہ آدمی نے کچھ اکتائے ہوئے لہجے سے کہا۔

"تم تو کہتے تھے تمہیں اس سے محبت ہے۔ تم نے تو اس کے سامنے اس کے حسن پر غزلیں پڑھی ہیں" اس دفعہ لڑکی کی آواز میں شوخی تھی۔ صاف ظاہر تھا وہ سامنے موجود شخص کو چڑا رہی تھی۔

"میں نے بس لفظوں کے ذریعے اسے شیشے میں اتارا ہے۔ عورتیں بہت بیوقوف ہوتی ہیں۔ وہ زبانی وعدوں اور تھوڑی سی توجہ کو محبت مان بیٹھتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو پگھلانے کے لیے بس مرد کے پاس اچھے اور خوبصورت الفاظ ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جتنے اچھے الفاظ، عورت کے نزدیک اتنی گہری محبت!" لہجے میں تضحیک ہی تضحیک تھی۔ "میں ایسی عورت سے کیوں محبت کروں جو محبت کو گھر والوں کی عزت پر ترجیح دیں؟"

www.novelsclubb.com

عالیہ کا دماغ گھوم گیا۔اب پچھلی میز پر سے کیا آوازیں آ رہی تھی۔وہ لوگ کیا باتیں کر رہے تھے۔اسے کچھ سنائی نہیں دے پا رہا تھا۔اس کا دماغ الٹ رہا تھا۔

"اچھا ویسے امی جان نے کہا تھا وہ ہم دونوں بہن بھائی کے اس کارنامے سے بہت خوش ہے۔ہم نے امی جان کا قرض اشفاق کے خاندان سے کافی اچھے سے چکایا ہے۔"

"ویسے یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا میری کوئی بہن ہو گی اور وہ اتنی چالاک ہو گی۔"

ایک سیکنڈ کیا اس مرد نے اپنے ساتھ موجود لڑکی کو بہن کہا تھا۔عالیہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔شاید یہ سب اس کے کانوں کا دھوکا ہو۔اسے اپنے پیچھے وہ دونوں دکھائی دیئے۔ایک وجیہہ مرد اور اس کے سامنے بیٹھی لڑکی جو لڑکے کو بھائی پکار کر کوئی بات کر رہی تھی۔

یہ سب کیا تھا۔مطلب یہ سب کیسے ہو سکتا تھا۔وہ میز پر سے کھڑی ہو گئی مگر دماغ ابھی تک سن تھا۔

اس کے دماغ میں بس بیوقوف لفظ گونج رہا تھا۔وہ غائب دماغی سے چلنے لگی۔وہ کب ریستوران سے نکلی، کب اس نے سڑک پار کی، کس طرح وہ پارک میں پہنچی اور کب اس نے بنچ پر بیٹھنے کا سوچا اسے کچھ معلوم نہیں تھا۔

گرم دوپہر اب کہیں بھی نہیں تھی۔ بینچ پر چاروں طرف دھوپ کی روشنی تھی مگر اسے ہر طرف اندھیرا چھاتا دکھائی دے رہا تھا۔اپنے ہاتھ میں جگمگاتی انگوٹھی کو دیکھ کر اس کے دل میں ضربیں لگنا شروع ہو گئی۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا یہ سب اس کے ساتھ ہو سکتا ہے۔اس نے ایسا تو کبھی بھی نہیں سوچا تھا۔اس مرد تک تو یہ بات ٹھیک تھی مگر وہ لڑکی!

وہ لڑکی۔۔۔۔!

www.novelsclubb.com

******************************

حبس زدہ دن کی حبس زدہ شام آسمان پر اتر آئی تھی۔ پورا ماحول گھٹن کا شکار تھا۔ ہر ذی روح کی جان نڈھال ہوئی ہوئی تھی۔

تقریب کا انعقاد گھر کے لان میں ہونا تھا۔ دولہا دلہن کے لیے اسٹیج بھی بنایا گیا تھا جسے لال رنگ کے کارپٹ نے ڈھانپ دیا تھا۔ اسٹیج کے پچھلی طرف لکڑی کے ایک بڑے تختے سے دیوار بنادی گئی تھی اور اس کے کناروں کو لال اور سنہری پھولوں سے بھر دیا تھا۔ اس کے بالکل درمیان میں "نکاح مبارک" کے الفاظ سنہرے رنگ میں لکھے گئے تھے۔ سفید شلوار قمیض پہنے اشفاق اور بلیک تھر

پیس سوٹ پہنے رضوان اپنی زیر نگرانی ملازمین سے کام کروا رہے تھے۔ مہمان اب بس آنے ہی والے تھے۔

گھر کے اندر آؤ تو جائی یانہ اپنے کمرے میں بند میک اپ آرٹسٹ سے تیار ہو رہی تھی بلکہ اب تو ہو بھی چکی تھی۔ اس نے اسکن کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا جس پر ملٹی رنگ کی کڑاہی ہوئی تھی۔ میک اپ عام دنوں کے لحاظ سے کچھ زیادہ تھا۔ بالوں کو عجیب طرح سے اسٹائل دے کر کھلا چھوڑا ہوا تھا۔ میک اپ آرٹسٹ اس کے دوپٹے کو سر پر اچھے سے سیٹ کر رہی تھی۔ سر پر ڈوپٹہ سیٹ کر دینے کے بعد میک اپ آرٹسٹ اپنا کام ختم کر کے سامان سمیٹنے لگ گئی۔ اسی وقت نوال کمرے میں آئی۔ انہوں نے لان کا برینڈڈ تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ لباس کا رنگ سفید تھا۔ سر پر ڈوپٹہ اچھے سے سیٹ تھا اور چہرا بے تاثر تھا۔ انہوں نے جائی یانہ کو دیکھا

www.novelsclubb.com

پھر سامان سمیٹتی میک اپ آرٹسٹ کو۔ پھر وہ کچھ دیر کے لیے خاموش رہی اور میک اپ آرٹسٹ کے جانے کا انتظار کرنے لگ گئی۔

جیسے ہی میک اپ آرٹسٹ کمرے سے باہر گئی جائی یانہ کھڑی ہو گئی۔ ہیل پہننے کی وجہ سے وہ کافی دراز قد دکھائی دیتی تھی۔ وہ قدم قدم بڑھی اور ماں کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

نوال اپنی سنہری آنکھوں سے سانولی رنگت والی لڑکی کو دیکھے گئیں۔

www.novelsclubb.com

"اب تمہاری شادی عیسیٰ سے ہو جائے گی رخصتی بھلے ابھی نہیں ہو رہی ہے مگر اب وہ تمہارا شوہر ہے۔ تم نے اس کی ہر۔۔۔"

جائی یانہ نے سپاٹ انداز میں ماں کی بات کاٹی۔

"جانتی ہوں وہ اگر مارے تو اسے اس کا احسان سمجھوں۔ اپنی خواہشات، اپنے خواب قبول ہے کہہ کر دفن کر دوں۔ عیسیٰ کو اپنا سب کچھ تسلیم کر لوں۔ جانتی ہوں!"

نوال نے تاسف سے بیٹی کو دیکھا۔

"تم بلاوجہ بیچارے بچے سے بدگمان ہو۔"

جائی یانہ یہ بات سن کر طنزیہ مسکرائی۔

"خدا کرے آپ کو کبھی پتہ چلے کہ اس سب صورتحال میں بیچارا کون تھا۔"

اس کے بعد جائی یانہ دوبارہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھے اسٹول پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

نوال کچھ دیر تک اسے دیکھتی رہیں پھر وہ کمرے سے باہر چلی گئیں۔

جائی یانہ نے دیکھا چھ بج رہے تھے۔بس اب شاید ایک گھنٹے کی مہلت ہی تھی۔اس کے بعد سب کچھ بدل جائے گا۔

جائی یانہ بالکل صحیح تھی کیونکہ اس کی زندگی واقعی میں بدلنے والی تھی۔

*********************************

www.novelsclubb.com

گولڈن رنگ کا ٹیکا اپنے ماتھے پر سجاتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو دیکھا۔سنہری آنکھوں پر لگے لائنز اور مسکارے نے آنکھوں کی خوبصورتی کو مزید

بڑھا دیا تھا۔ ہونٹوں پر لگے شوخ لال رنگ کی لپ اسٹک، گالوں پر لگا بلشن اپنی جگہ سیٹ تھا۔ سیاہ رنگ کے بال بیچ کی مانگ نکال کر کھلے ہوئے تھے۔ عزاہ اپنا چہرہ دیکھ لینے کے بعد میز پر رکھی اپنی چوڑیاں پہننے لگ گئی۔

اس نے لال رنگ کی انار کلی فراک پہنی ہوئی تھی۔ وہ بالکل تیار تھی۔ اس نے گردن موڑ کر وقت دیکھا۔ چھ بج چکے تھے۔ اب اسے نکل جانا چاہیے تھا مگر شایان ابھی تک گھر نہیں پہنچا تھا۔ پھپھو کے کہنے کے باوجود شایان گھر جلدی واپس نہیں آیا تھا۔ آفس سے آنے کے بعد شایان تیار ہونے میں بھی دیر لگائے گا۔ اس طرح سارا ٹائم خراب ہو جائے گا۔ اس کا موڈ اب آف ہونے لگا تھا۔ اسی وقت نمرہ کمرے میں داخل ہوئی۔ اس نے نیلے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جو کافی فینسی تھی۔ اس نے آڑھی مانگ نکال کر کرلز کیے ہوئے تھے اور چہرے پر میک اپ نارمل تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں فراک فٹ آگئی ہے؟" نمرہ نے عزاہ کی فراک کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں تمہارا شکریہ! تم نے یہ فراک مجھے دی" عزاہ کی بات سن کر نمرہ مسکرائی۔

"کوئی بات نہیں!" اس کے بعد نمرہ بولی۔ "ماما اور میں تو جارہے ہیں۔ ہم تمہیں بھی ساتھ لے کر جانا چاہتے تھے مگر بھائی کی ابھی ابھی کال آئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ انہیں دیر ہوجائے گی مگر تم ان ہی کے ساتھ فنکشن میں جاؤ گی۔ ماما نے تو انہیں بہت سمجھایا مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور کال کاٹ دی۔"

عزاہ کا چہرہ یہ سن کر اتر گیا۔ نمرہ نے اس کے تاثرات دیکھے تو فکر مندی سے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم چاہو تو ماما تمہیں ساتھ لے جائیں گی۔ بعد میں ہم لوگ شایان بھائی سے خود بات کر لیں گے۔"

نمرہ کی پیشکش عزاہ نے ٹھکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں تم لوگ چلے جاؤ۔ شایان بہت غصہ ہونگے اور ویسے بھی اگر میں شایان کے بغیر گئی تو سب لوگ باتیں بنائیں گے۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔" نمرہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔ عزاہ اپنی جگہ پر گم سم کھڑی رہی۔

کچھ دیر بعد وہ کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑی نمرہ اور زینب کی گاڑی کو پورچ میں سے باہر جاتا دیکھ رہی تھی۔ اس کا دل بہت بھاری ہونے لگا۔ وہ جتنا چاہتی تھی آج وہ جلدی جائے اتنا ہی اسے پہنچنے میں دیر ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

*********************************

"باجی پھول لیں گی!"

عالیہ کو حال میں اس کے سامنے کھڑے بچے کی آواز لائی تھی۔اس نے کرنٹ کھا کر اسے دیکھا۔بچے کی عمر گیارہ بارہ سال معلوم ہوتی تھی۔چہرا اور ہاتھ مٹی میں اٹے ہوئے تھے۔اس نے براؤن کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جس پر جگہ جگہ پیوند لگے ہوئے تھے۔اس کے ہاتھوں میں ٹوکری تھی جس میں رنگ برنگے پھول رکھے ہوئے تھے۔وہ بچہ امید سے عالیہ کو دیکھ رہا تھا۔اس بچے کو دیکھ کر اسے پتہ چلا کہ وہ ایک پارک میں بیٹھی ہوئی ہے اور آسمان کا نارنجی رنگ اس بات کا اشارہ ہے کہ شام ہو چکی ہے۔اس نے ارد گرد دیکھا۔یہاں پر بہت سے لوگ شام میں چہل قدمی کے لیے آئے ہوئے تھے۔عالیہ بینچ پر سے اٹھی اور بچے کے سامنے سے ہوتے ہوئے پارک سے باہر نکل گئی۔اس نے بچے کو منع تک نہیں کیا تھا۔اس کی کالی فراک کمر پر پسینے کی زیادتی کی وجہ سے چپک گئی تھی۔وہ میک اپ

جو وہ کر کے آئی تھی وہ پسینے سے بہہ گیا تھا۔ کوئی اور دن ہوتا تو عالیہ اپنی اس حالت پر کافی شرمندہ ہوتی مگر آج اس کا کسی چیز پر کوئی دھیان نہیں تھا۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا جن لوگوں کو اس نے اپنا سب کچھ مانا تھا وہی لوگ اس کے پیٹھ پیچھے سے اس پر وار کریں گے۔ اس کے پاؤں خود بخود اسے ریستوران کے پارکنگ ایریا میں لے آئے۔ گاڑی ابھی بھی ادھر کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے پرس سے چابی نکال کر گاڑی کا لاک کھولنا چاہا۔ ہاتھوں کی کپکپاہٹ کی وجہ سے اسے دروازہ کھولنے میں کافی دقت ہوئی۔ جیسے ہی دروازہ کھلا وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ دروازہ بند کر لینے کے بعد اسے گاڑی میں گھٹن محسوس ہونے لگ گئی۔ اس نے گاڑی کی ونڈو کو کھول لی۔ اگر اس کا ذہن تھوڑا بہت کام کر رہا ہوتا تو وہ یقیناً گارکا اے سی چلاتی۔ اسے اب ایسا لگ رہا تھا کہ ریستوران میں وہ باتیں سنے

www.novelsclubb.com

ہوئے کافی وقت بیت گیا تھا۔اسے یقین نہیں آ پا رہا تھا کہ یہ کچھ گھنٹوں پہلے کی ہی بات تھی۔

اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور انتہائی آہستہ رفتار سے گاڑی چلانا شروع کی۔اسٹیرنگ پر جمے اس کے ہاتھ پسینہ آنے کی وجہ سے نم ہو رہے تھے۔گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔منزل کی طرف بڑھتے بڑھتے عالیہ کے دل میں یہ خواہش بڑھتی جا رہی تھی کاش یہ سفر مزید لمبا ہو جائے۔کاش اسے یہی باتیں سوچنے کے لیے مزید وقت مل جائے۔وہ غائب دماغی سے ڈرائیو کرنے لگی۔ جب اسے لگا وہ گھر پہنچ گئی ہے تو اس نے اپنا پاؤں بریک پر رکھ لیا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ سانس بھی نہ لے پائی۔وہ اس وقت اشفاق کے گھر کے سامنے موجود تھی۔وہ اپنے باپ کے گھر کے سامنے موجود تھی۔وہ اپنے گھر کے سامنے موجود تھی۔

www.novelsclubb.com



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گھر کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی تقریب منعقد تھی۔عالیہ جاننا چاہتی تھی اس کے گھر میں کیا ہو رہا ہے۔اس کے ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر پہنچے لیکن اسی پل اسے یاد آیا کہ وہ اس گھر کے مکینوں کے ساتھ کیا کر کے گئی تھی۔

عالیہ کو اپنے وجود میں بے بسی اترتی محسوس ہوئی۔وہ اس گھر کی بیٹی تھی۔اس گھر کی خوشیوں سے اس کا بھی تعلق تھا مگر اس نے خود یہ تمام تعلقات منقطع کیے تھے۔وہ کسی پر بھی الزام نہیں لگا سکتی تھی۔اچانک اسے اشفاق گھر کے لان میں دکھائی دیئے۔عالیہ کا دل چاہا وہ اس شخص کے گلے لگ جائے مگر اس کے اندر حوصلہ نہیں تھا۔وہ اپنے باپ کی مجرم تھی۔اس نے چپ چاپ گاڑی دوبارہ چلا دی۔اس سب کے بعد پہلی دفعہ عالیہ کی آنکھوں میں نمی بھری تھیں۔نمی کی وجہ سے اسے اپنے سامنے موجود منظر دھندلا دکھائی دے رہا تھا۔جب اسے لگا وہ

www.novelsclubb.com

گھر سے کچھ دور پہنچ گئی ہے تو اس نے گڑی روک دی اور اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کو صاف کرنے لگ گئی۔

اس نے یہ کیا کر دیا تھا!!

*******************************

www.novelsclubb.com

آخر کار تقریب کا آغاز ہو گیا۔گھر میں مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔

مہمانوں کو بٹھانے کے لیے لان میں میز اور کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ام ہانی کے بہت اصرار کے باوجود اشفاق نے زیادہ لوگوں کو مدعو نہیں کیا تھا۔

اسی پل زینب اور نمرہ بھی دور سے آتیں دکھائیں دی۔ نوال زینب کو آتا دیکھ کر ان کے پاس گئیں اور زینب سے سلام کیا۔ حال احوال پوچھ لینے کے بعد نوال نے زینب کے پیچھے جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"عزاہ نہیں آئی؟"

"نہیں بھابھی وہ شایان کے ساتھ آئے گی۔" زینب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "شایان تو پتہ نہیں کب ہی آتا اس لیے ہم لوگ جلدی نکل گئے۔"

"تم نے اچھا کیا۔" نوال یہ کہہ کر دوسرے مہمانوں کی جانب متوجہ ہو گئی۔

*********************************

سات بج گئے تھے اور شایان ابھی تک نہیں آیا تھا۔عام دنوں میں شایان سات بجے سے پہلے آجایا کرتا تھا مگر شاید آج وہ جان بوجھ کر دیر لگا رہا تھا۔ عزاہ کمرے میں چکر کاٹتی پھر رہی تھی۔اب اسے یقین ہو گیا تھا وہ لوگ دیر سے ہی وہاں پہنچیں گے۔

www.novelsclubb.com

وہ اضطراب سے ہاتھوں کو رگڑتی کمرے میں پھر رہی تھی کہ بیڈ پر رکھا اس کا فون تھرا تھرایا۔وہ فوراً سے موبائل کی جانب لپکی۔شایان اسے کال کر رہا تھا۔اس کے دل کو تسلی ہوئی۔

اس نے کال اٹھائی اور "آپ کہاں ہیں" کا جملہ بولنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی شایان درشتگی سے بولا۔

"اپنے کپڑے چینج کر لو۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ نے ناسمجھی سے موبائل کو دیکھا پھر اسے دوبارہ کانوں میں لگایا۔

"جی؟؟"

"میں نے کہا ہے اپنے کپڑے چینج کر لو اور جیولری اتار دو اور میک اپ صاف کرو۔" شایان نے چبا چبا کر کہا۔

"آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ ہمیں پہلے ہی دیر ہو رہی ہے اب میں کپڑے چینج کیوں کروں؟" عزاہ کے لہجے میں ہلکا سا غصہ جھلکا تھا۔

"پہلی بات تو یہ تم مجھ سے اس لہجے میں بات نہیں کر سکتی اور دوسری بات ہم کہیں نہیں جا رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟"عزاہ کا چہرہ اس وقت دیکھنے لائق تھا۔

"مطلب صاف ہے ہم دونوں میں سے کوئی بھی تمہاری بہن کے نکاح پر نہیں جارہا ہے۔ میں دس منٹ میں گھر آجاؤں گا۔ میں گھر آؤں تو تم مجھے عام حلیے میں دکھائی دو اور اگر تم نے میری اجازت کے بغیر گھر سے باہر قدم بھی رکھا تو پھر میرے گھر دوبارہ آنے کی غلطی نہ کرنا۔"شایان نے سرد لہجے میں کہا۔

عزاہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولیں مگر شایان کال کاٹ چکا تھا۔

عزاہ نے موبائل بیڈ پر پھینک دیا۔اس کو بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔اس کا چہرہ لال ہو رہا تھا اور آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی اور اپنی جیولری اتار کر اس پر پٹکنے لگی۔اس کی آنکھوں سے آنسو نکلا جس نے اس کے مسکارے کو پھیلا دیا تھا لیکن عزاہ کو اب کوئی پرواہ نہیں تھی۔اس کی زندگی بہت

www.novelsclubb.com

اچھے سے برباد ہو گئی تھی۔ وہ آج اتنا پر جوش تھی جائی یانہ کے نکاح میں جانے کے لیے مگر شایان نے اس کی ساری خوشی خراب کر ڈالی تھی۔

جیولری اتار دینے کے بعد وہ پیر پٹختی ہوئی واش روم میں چلی گئی۔ آج وہ شایان سے دو ٹوک بات کر کے ہی رہے گی۔

*******************************

عالیہ عمارت کی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپارٹمنٹ کے دروازے تک پہنچی۔ اس نے غائب دماغی سے اپارٹمنٹ کی چابیاں اپنے پرس سے نکالی مگر جیسے ہی اس نے کی

ہول میں چابی ڈالی دروازہ خود آگے کی طرف بڑھ گیا۔عالیہ نے سپاٹ چہرے سے دروازہ کھولا اور اندر پہنچی۔اندر آکر وہ سیدھا چلتی ہوئی کمرے کی جانب بڑھی۔ کمرے میں اسے اپنا شوہر ادھر ادھر اضطراب سے چلتا دکھائی دیا۔اسے دیکھ کر وہ پہلے چونکا اور پھر غصے سے اس کے پاس پہنچا۔

"یار حد ہوتی ہے بندہ کہیں جاتا ہے تو کال تو اٹھاتا ہے نا۔ایک گھنٹے سے میں یہاں پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور تمہارا کوئی اتہ پتہ ہی نہیں ہے۔"

آریان ابھی بھی اسے بہت کچھ کہہ رہا تھا مگر عالیہ وہ سب نہیں سن پا رہی تھی۔عالیہ نے آریان کو غور سے دیکھا۔عالیہ کو لگا اس نے پہلے بار اس شخص کو دیکھا تھا۔اس شخص کے وجیہہ نقوش جو بہت سی عورتوں کو اپنی جانب کھینچتے تھے آج عالیہ کو نہایت بھیانک دکھائی دے رہے تھے۔



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم کہاں تھے؟" عالیہ نے سپاٹ انداز میں پوچھا۔

آریان جو اسے ڈانٹ رہا تھا ایک دم چونکا۔ عالیہ کے سوال سے زیادہ اس کے انداز نے آریان کو ٹھٹھکا یا تھا۔

"کیا مطلب ہے میں کراچی گیا تھا تمہیں بتایا تو تھا۔" آریان نے گڑبڑا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

ساری امیدیں اب ختم ہو گئی تھی۔ سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔ آریان کے جھوٹ نے ان سب باتوں پر مہر لگا دی تھی جو وہ سن کر آئی تھی۔

عالیہ تلخی سے مسکرائی۔

"اچھا مگر میں نے تو تمہیں ریستوران میں اپنی بہن سے باتیں کرتے سنا تھا۔" عالیہ کی بات سن کر آریان کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔اس نے عالیہ کو ایسے دیکھا جیسے اس کے سامنے موجود لڑکی کوئی بھی ہو سکتی ہے مگر عالیہ نہیں۔

"تم تم یہ کیسے۔۔۔" آریان نے فوراً اپنی بات بدلی۔یوں تو وہ کھلے عام تصدیق کر دے گا مگر عالیہ اس کا سوال اس کے پورا بولنے سے پہلے ہی سمجھ گئی تھی۔

"تم یہ کیسی باتیں کر رہی ہو؟" اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

عالیہ نے اس کے چہرے کو دیکھا جس پر چوری پکڑے جانے کا صاف اعلان ہو رہا تھا۔

عالیہ خاموشی سے اس کے سامنے سے ہٹی اور الماری کے اوپر رکھے بیگ کو بمشکل اٹھایا۔ بیگ کو اس نے بیڈ پر رکھا اور زپ کھولی۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھی اور الماری سے کپڑے نکالنے لگی۔

www.novelsclubb.com

آریان نے عالیہ کو یوں بیگ میں کپڑے ڈالتے دیکھا تو بوکھلا گیا۔

"عالیہ عالیہ تم یہ سب کیا کر رہی ہو؟ یار تم نے پتہ نہیں کس کی باتیں سن لی ہے اور اسے مجھ سے ملا لیا ہے۔"

"میں وہی کر رہی ہوں جو مجھے پہلے کرنا چاہیے تھا۔ میں جان چکی ہوں تم نے مجھے اپنے لفظوں سے بہت بیوقوف بنالیا ہے مگر میں اب تمہیں مزید بیوقوف بنانے کا کوئی موقع نہیں دوں گی۔" عالیہ اپنے کپڑے بیگ میں بغیر کسی سلیقے کے ڈالتی رہی۔

"عالیہ تم کہیں نہیں جاؤ گی۔" آریان نے عالیہ کا بازو زور سے پکڑا۔

عالیہ نے جھٹکے سے اپنا بازو اس سے چھڑوایا۔

"میرا جو دل میں آئے گا میں وہی کروں گی۔ میں تمہاری غلام نہیں ہوں۔" یہ کہہ کر عالیہ نے ایک فائل پکڑی جس میں اس کے ضروری ڈاکیومنٹس تھے۔اسے بیگ میں ڈال لینے کے بعد اس نے بیگ کی زپ بند کری۔

آریان کو دیکھے بنا اس نے اپنا بیگ پکڑا اور اسے لے کر جانے لگی۔

آریان نے پیچھے سے آواز دی۔

www.novelsclubb.com

"تم کیا سمجھتی ہو تمہارا باپ تمہیں گھر میں گھسنے دے گا۔ وہ تمہیں جان سے مار دے گا۔"

عالیہ رکی اور مڑ کر آریان کو دیکھا۔اس کے چہرے پر تمسخرانہ تاثرات چھائے ہوئے تھے۔

"تمہیں کس نے کہا میں اپنے باپ کے گھر جاؤں گی۔میری وجہ سے پہلے ہی ان کی بہت بدنامی ہو گئی ہے۔میں اب ان لوگوں کے ساتھ رہنے کے قابل نہیں رہی ہوں مگر میں اپنے گھر والوں کو تم لوگوں کی اصلیت ضرور بتاؤں گی۔ میں ان سب کے سامنے تم لوگوں کے چہرے بے نقاب کروں گی چاہے اس کے لیے مجھے مرنا ہی کیوں نہ پڑے۔" عالیہ کے انداز میں عزم تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ یہ کہہ کر اپارٹمنٹ سے باہر نکلنے لگی۔آریان کسی بھی صورت عالیہ کو باہر نکلنے نہیں دے سکتا تھا۔عالیہ کے نکلنے کا مطلب سارا کھیل چوپٹ ہو جانا تھا۔ آریان الماری کی طرف بڑھا اور الماری کی دراز میں اپنا ہاتھ مارا۔اس کے ہاتھ میں ایک چیز آئی اس نے اسے فوراً پکڑا اور باہر بھاگا۔

وہ باہر نکلا تو اسے عالیہ گھر کا داخلی دروازہ کھولتی دکھائی دی۔آریان بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور عالیہ کے بالوں کو پکڑا۔عالیہ اس اچانک حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔اس کا توازن بگڑ گیا۔عین اسی وقت اسے اپنی گردن پر سوئی چبھتی محسوس ہوئی۔اسے سامنے کا منظر دھندلا ہوتا دکھائی دیا۔پھر اس کی پلکیں بوجھل ہونے لگیں۔ایک دو لمحے بعد وہ مکمل تاریکی میں پہنچ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

***********************************

"شایان یہ کیا بکواس ہے۔اس کی بہن کا نکاح ہے۔اسے بھائی کے گھر، ابھی اسی وقت بھیجو۔"

زینب لان کے ایک کونے میں کھڑی غصے میں دبے دبے انداز میں غرائیں۔

www.novelsclubb.com

"شایان! شایان!"اور کال دوسری طرف سے کٹ چکی تھی۔زینب کو دیکھ کر کوئی بھی سمجھ سکتا تھا کہ انہیں ابھی بے حد غصہ آرہا ہے۔

"کیا ہوا زینب؟" نوال کی آواز جب ان کے عقب میں آئی تو انہیں جھٹکا لگا۔ وہ فوراً مڑی اور مسکرانے کی کوشش کی۔

"نہیں کچھ نہیں ہوا۔" زینب نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

"اچھا!" نوال کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا ان کی ابھی بھی تسلی نہیں ہوئی ہے مگر انہوں نے زیادہ اصرار نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

"زینب تم نے شایان کو کال کی ہے۔ وہ دونوں کب تک پہنچ رہے ہیں؟ ام ہانی اور رضوان بھائی بار بار نکاح کا بول رہے ہیں۔"

زینب کے اندر د با غصہ اب پریشانی میں بدل گیا۔

"اممم بھابھی مجھے لگتا ہے ہمیں نکاح ان دونوں کے بغیر ہی شروع کروا دینا چاہیے۔"

"کیا مطلب؟" نوال کے پوچھنے پر زینب نے ہمت اکھٹا کی۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی شایان کہہ رہا ہے وہ اور عزاہ تقریب میں شرکت نہیں کر پائیں گے۔" زینب نے کسی ہارے ہوئے شخص کی طرح کہا۔

"کیا مطلب ہے زینب؟ مہمان اکھٹا ہے۔ وہ لوگ کیا سوچیں گے بہن کی شادی پر عزاہ اور شایان نے شرکت نہیں کی۔"

"بھابھی میں خود بھی مجبور ہوں۔ مجھے تو اب شایان اور عزاہ کا نکاح غلطی لگنے لگا ہے۔"

اس سے پہلے نوال کچھ کہہ پاتیں ام ہانی ان لوگوں کے درمیان آگئی اور کافی عجلت میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"زینب رضوان اب بہت غصہ ہو رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں بہت لیٹ ہو گیا ہے مولوی صاحب بھی بار بار پوچھ رہے ہیں۔"


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زینب نے نوال کو ایک نظر دیکھ کر ام ہانی کو جواب دیا۔

"اگر رضوان بھائی غصہ کر رہے ہیں تو مجھے لگتا ہے ہمیں نکاح شروع کروا دینا چاہیے۔ ویسے بھی پتہ نہیں عزاہ اور شایان کو آنے میں کتنی دیر لگے گی۔ ہم اب اور انتظار نہیں کر سکتے ہیں۔"

ام ہانی کو تو جیسے اسی جواب کی امید تھی وہ فوراً اُن کے درمیان میں سے نکلی اور لان میں لوگوں کے ہجوم میں غائب ہو گئی۔ سامنے کھڑی نوال نے زینب کو عجیب نگاہوں سے دیکھا تو زینب نظریں چرا کر وہاں سے چلی گئیں۔

نوال اپنی جگہ پر کھڑی خود سے دور جاتی زینب کو دیکھا اور پھر اسٹیج کے پاس کھڑے اشفاق کو دیکھا۔نوال اشفاق کو دیکھتی رہیں۔

"زینب تم لوگوں نے عزاہ اور شایان کی شادی کروا کر پہلی دفعہ یہ غلطی نہیں کی ہے۔میرے ماں باپ نے بھی میری اور اشفاق کی شادی کروا کر یہ غلطی کی تھی اور اس غلطی کی قیمت میں نے ساری عمر چکائی ہے۔"

("ابو یوں نہ کریں میں مر جاؤں گی پلیز!"سنہری آنکھوں والی لڑکی صحن کی زمین پر بیٹھی چارپائی پر بیٹھے اپنے باپ سے بھیک مانگ رہی تھی۔اس کا باپ اسے یوں روتا دیکھ کر بھی پتھر کا بنا ہوا تھا۔

"نوال! شکر ادا کرو اشفاق تمہیں اس داغ سمیت قبول کر رہا ہے ورنہ کوئی اور ہوتا تو اس وقت اپنی منگیتر کو زندہ در گور کر دیتا!" چارپائی پر بیٹھے اس کے باپ کی آنکھیں خشک تھیں جیسے انہیں اپنے سامنے بیٹی کے رونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

سنہری آنکھوں والی لڑکی نے گردن موڑ کر اپنی ماں کو دیکھا جو گردن جھکائے کھڑی تھیں جیسے وہ کوئی مجرم ہو۔

"امی آپ ہی سمجھائیں نہ ابو۔۔"

www.novelsclubb.com

"بس بہت ہو گیا۔ اگر تم خاموش نہ ہوئی تو میں تمہیں زندہ در گور کر دوں گا

نوال!" چارپائی پر بیٹھا مرد کھڑا ہو گیا اور گھر کے اندر چلا گیا۔

نوال بمشکل کھڑی ہوئی اور ماں کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔

"ماں میں اس سے پیار کر۔۔" اس کی ماں نے اس سے اپنا چھڑوایا۔

"بے شرم ڈوب مر۔ اللہ تجھ جیسی اولاد کسی کو نہ دے!"

www.novelsclubb.com

وہ عورت خود بھی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ نوال اپنا بوجھ لیے کھڑی

ماں کو روتا دیکھتی رہی)

نوال کی سوچیں ان پر حاوی ہو گئی تھیں۔اسی پل انہیں کسی مہمان نے بلایا۔
انہوں نے چہرے پر چھائے تاثرات کو چھپایا اور مصنوعی مسکراہٹ سجا کر مہمان کی جانب بڑھ گئیں۔

*******************************

www.novelsclubb.com

شایان جب اپنے کمرے کے دروازے تک پہنچا تو اسے اپنا کمرہ خالی ملا۔پھر اس نے باتھ روم کے دروازے کی جانب دیکھا جو بند تھا یقیناً عزاہ باتھ روم

میں ہو گی۔اتنے دنوں ساتھ رہنے کے بعد شایان یہ تو اچھے سے جان گیا تھا عزاہ اس کے منع کرنے کے بعد اب اشفاق کے گھر نہیں جائے گی۔وہ کمرے کے اندر آیا اور گلے میں لپٹی ٹائی ناٹ کو ڈھیلا کیا۔اپنا آفس کا بیگ اور فائلز اپنی جگہ پر رکھیں اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔اس نے ٹائی اتار دی اور اسے اپنے ہاتھ پر لپیٹنے لگ گیا۔

اسی وقت اسے بیڈ پر کسی کے موبائل پر میسج آنے کی آواز آئی۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو عزاہ کا موبائل اس سے کچھ دور بیڈ پر پڑا تھا۔شایان نے نظر انداز کر کے آگے دیکھنا چاہا۔اسی وقت تین چار بار میسجز آنے کے نوٹیفکیشن سنائی دیے۔ شایان نے بھنویں سکیڑ کر موبائل کو دیکھا اور تھوڑا سا پیچھے کی جانب جھک کر موبائل اٹھا لیا۔اس نے موبائل آن کیا تو اسکرین جگمگا گئی۔

www.novelsclubb.com



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس پر میسج آنے کا نوٹیفکیشن تھا۔شایان نے اس پر انگلی رکھی تو موبائل کی اسکرین پر پیغامات کھل گئے۔

"ہیلو!"

"تم ابھی تک آئی کیوں نہیں ہو؟"

"کیا تمہارے شوہر نے تمہیں آنے سے منع کر دیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں تمہارے باپ نے اس سائیکو انسان سے تمہاری شادی کیوں کروادی۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو کتنا چاہتے تھے مگر تمہارے باپ نے اس منحوس انسان کو ہمارے درمیان میں کھڑا کر دیا!"

"اگر تم نہیں آرہی ہو تو اپنی فوٹو ہی سینڈ کر دو۔ میں تمہیں دیکھنے کے لیے بے تاب ہوں۔"

شایان کے کان لال ہونے لگے۔اس نے دیکھا چاہا کہ کس نے یہ میسجز عزاہ کو بھیجیں ہیں تو اسے یہ نمبر

"Unlimited love"

کے نام سے سیو کیا ہوا دکھائی دیا۔شایان کا پارہ ہائی ہو گیا۔اس نے میسج بھیجنے والے کو کال کرنا کی مگر اس نے کال نہیں اٹھائی۔وہ بار بار کال کرنے لگ گیا۔ ایک مشینی نسوانی آواز بار بار دوسری طرف کے صارف کو مصروف کہہ کر تھوڑی دیر بعد کال کرنے کا کہہ رہی تھی۔وہ نسوانی آواز اور ماضی کی آوازیں شایان کے کانوں میں گڈمڈ ہونے لگی۔

"عالیہ کسی لڑکے کے ساتھ چلی گئی ہے۔اسے یہ شادی نہیں کرنی تھی"

"آپ کا ملایا ہوا اصل۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نہیں جانتی ہوں عالیہ کہاں گئی ہے لیکن اس نے کسی اور سے نکاح کر لیا ہے۔شاید وہ تمہارے ساتھ شادی پر خوش نہیں تھی"

"مصروف ہے.."

"اشفاق بھائی نے ہر طرح سے تفتیش کروالی ہے۔وہ کسی اور لڑکے کو چاہتی تھی۔ایک نمبر سے اس کے نکاح نامہ کی فوٹو موصول ہوئی ہے۔"

"براہ مہربانی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"وہ چلی گئی ہے شایان!"

"کال کریں!"

اسی وقت عزاہ باتھ روم سے باہر نکلی۔اس نے کپڑے چینج کر کے گلابی رنگ کی عام سی شلوار قمیض پہن لی تھی۔چہرہ میک اپ سے صاف تھا اور سیاہ بال آبشار کی مانند کمر پر گر رہے تھے۔اس نے شایان کو نظرانداز کیا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر برش پکڑنے لگی۔

www.novelsclubb.com

شایان نے عزاہ کو دیکھا تو اس کا خون کھول گیا۔وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھا اور اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی جانب کیا۔عزاہ نے آنکھیں پھاڑ کر


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شایان کو دیکھا۔وہ اس سب کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔شایان کے چہرے پر چڑھی تیوریاں اسے بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"آپ کو۔۔۔!"اس سے پہلے وہ کچھ کہتی شایان تیز آواز میں بول اٹھا۔

"تمہیں شرم نہیں آئی شادی شدہ ہو کر دوسرے مردوں سے تعلقات قائم رکھتے ہوئے؟"

www.novelsclubb.com

شایان کی بات سن کر عزاہ کا دماغ بھک سے اڑا۔

"کیا؟؟؟"عزاہ نے نا سمجھی سے شایان کو دیکھا۔

"بھولی بننے کی اداکاری بند کر دو۔میں اچھے سے جانتا ہوں تم میری پیٹھ پیچھے کیا گل کھلا رہی ہو۔"شایان نے اس کے بازو پر گرفت بڑھا دی۔

"کیا کہے جا رہے ہیں آپ؟"عزاہ نے اپنے بازو کو چھڑانے کی جدوجہد کی۔

"میں کیا کہہ رہا ہوں؟ سمجھ نہیں آ رہی تمہیں!"شایان نے اس کا بازو چھوڑا اور دوسرے ہاتھ سے موبائل پر کھلے میسجز عزاہ کے سامنے کیے۔

"اب سمجھ میں آیا؟"شایان نے طنزاً کہا۔

عزاہ نے جب یہ سارے میسجز دیکھیں تو اس کے چہرے پر چھائی نا سمجھی مزید بڑھ گئی۔شایان نے جب اس کے چہرے کے تاثرات دیکھیں تو طنز کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"کہہ دو تمہارا تمہارے اس ان لمیٹڈ لو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"عزاہ نے شایان کی گرفت سے موبائل نکالا اور تیزی سے سیو کنٹیکٹ کی جانب بڑھی۔اس نے ان لمیٹڈ لو کے نام سے سیو اس نمبر پر انگلی دبائی۔اس کا نمبر اس کے سامنے کھلا۔اس نے یہ نمبر پہلے کبھی بھی اپنے موبائل پر نہیں دیکھا تھا۔ اس نے فون نمبر کی ڈیٹیلز پر نظر ڈالی تو اس کے فون پر ساری معلومات کھل گئی۔

اس پر لکھا ہوا تھا کہ اس فون نمبر سے آخری دفعہ آج کے دن 3:43pm پر کال کی گئی تھی۔

وہ اس بارے میں کچھ سوچ پاتی اس سے پہلے ہی شایان نے اس کے ہاتھوں سے موبائل چھینا اور عزاہ کے دونوں بازوؤں کو دبوچ لیا۔

"یہ ڈرامے بازی میرے سامنے نہیں چلے گی۔ سچ سچ بتاؤ کون ہے یہ شخص؟ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"میں نہیں جانتی یہ شخص کون ہے۔ میں نے تو آج پہلی دفعہ اس فون نمبر کو اپنی کانٹیکٹ لسٹ میں دیکھا ہے۔" عزاہ روہانسی آواز میں بولی۔

"جھوٹ بولنا بند کرو۔میں آخری دفعہ بول رہا ہوں مجھے سچ سچ بتادو ورنہ میں تمہارے ساتھ بہت برا سلوک۔۔۔"عزاہ نے شایان کی بات کاٹی۔

"میں عالیہ نہیں ہوں جو ایسی حرکتیں کروں گی۔"

شایان کے چہرے کی رنگت متغیر ہوئی۔اسے عالیہ کا نام اس وقت گالی لگا۔پھر اگلے ہی لمحے طیش نے دوبارہ سر اٹھایا۔اس نے لڑکی کو جھٹکے سے چھوڑا اور اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

www.novelsclubb.com



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لڑکی کا چہرہ دوسری جانب مڑ گیا۔اس کا ہاتھ اپنے گال پر لگا ہوا تھا۔کچھ دیر بعد اسے ناک گیلی ہوتی محسوس ہوئی۔اس نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔اس نے شایان کو بے یقینی سے دیکھا۔شایان ابھی بھی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔اس کے بعد شایان نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھا۔پھر اسے زور سے دیوار پر دے مارا۔

موبائل کی کرچیاں فرش پر گر گئیں۔شایان نے غصے سے ہانپتے ہوئے موبائل کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑی عزاہ کو دیکھا۔اس نے کچھ بولنے کی کوشش کی مگر اسے اس قدر شدید غصہ آرہا تھا کہ وہ بول نہیں پا رہا تھا۔وہ غصے سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے شایان کو جاتے دیکھا اور پھر فرش پر پڑی موبائل کی کرچیوں کو دیکھا۔

یہ سب آخر کیا تھا؟!

*************************************

جائی یانہ کو اس کے کمرے سے لا کر اسٹیج پر بٹھا دیا گیا تھا۔اسے دور سے عیسیٰ آتا دکھائی دے رہا تھا۔اس نے سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔وہ

www.novelsclubb.com

بھی اسٹیج پر چڑھ گیا اور جائی یانہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ جائی یانہ اسے اپنے ساتھ بیٹھا دیکھ کر نا محسوس انداز میں خود کو سمیٹا۔

جائی یانہ کا دل چاہ رہا تھا لان میں موجود لوگوں کے ہجوم سے آنکھیں بند کر کے اور کانوں میں انگلیاں ڈال کر بھاگ جائے۔ کچھ پل کے لیے وہ ہر کسی کی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ جائی یانہ نے اشفاق اور رضوان کے درمیان میں ایک شخص کو اسٹیج کی طرف آتے دیکھا۔ وہ شخص حلیے سے مولوی معلوم ہوتا تھا۔ اس شخص کے بائیں ہاتھ میں کچھ کاغذات بھی تھے جو نکاح نامہ معلوم ہوتے تھے۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے کراہ کر آنکھیں میچ لیں۔ اسے بہت خوف آ رہا تھا، بہت زیادہ!

اس نے خواب میں بھی یہ سب نہیں سوچا تھا۔کاش کچھ ایسا ہوتا کہ یہ سب ابھی ختم ہو جائے، کاش!!

اشفاق، رضوان اور مولوی صاحب اسٹیج پر چڑھ چکے تھے۔اشفاق نے مولوی صاحب کو دولہا دلہن کے صوفے کے ساتھ رکھے سنگل صوفے پر بٹھا دیا۔مولوی صاحب صوفے پر بیٹھ کر کاغذات ترتیب دینے لگ گئے۔کاغذ اوپر نیچے ہونے کی آوازوں میں جائیانہ کو اپنے دل کی دھڑکنیں بھی اوپر نیچے ہوتی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

جب کاغذات ترتیب دے دیے گئے تو مولوی صاحب نے چہرہ اٹھا کر ساتھ کھڑے اشفاق کو دیکھا۔

"اشفاق صاحب اجازت ہے؟!" جائیانہ نے دعا کی کاش اس کے بابا انکار کر دے مگر ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔

"جی مولوی صاحب بسمہ اللہ کریں۔"

www.novelsclubb.com

نکاح شروع ہو چکا تھا۔ جائیانہ کو سب کچھ تھمتا محسوس ہوا۔ اس کی گود میں موجود دونوں ہاتھ اضطراب سے ایک دوسرے کو مضبوطی سے پکڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

مولوی صاحب اب اس سے پوچھ رہے تھے مگر وہ کیا بولتی۔اس کی آنکھیں بند تھیں مگر وہ پھر بھی سب کی نگاہیں خود پر محسوس کر سکتی تھی۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

www.novelsclubb.com

ایک دفعہ دوبارہ اس کا پورا نام اور حق مہر بتا کر مولوی صاحب نے اس سے پوچھا تھا۔اس کی نگاہوں کے سامنے وہ منظر دوڑ رہے تھے جس میں اشفاق نوال پر اپنی حاکمیت جتا رہے تھے،ان کی غلطی پر بچوں کے سامنے انہیں ڈانٹ رہے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھے، انہیں ایک نوکرانی سے بڑھ کر کوئی درجہ نہیں ملا تھا، شاید آنے والی زندگی اس کی بھی نوال جیسی ہو گی۔ شاید وہ بھی اپنی ماں کی طرح کمزور ہو گی۔

اشفاق جائیانہ کے پاس آئے اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولیں۔

"گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے بیٹا۔ قبول ہے بولو!" جائیانہ نے آنکھیں کھولیں اور نم آنکھوں سے اشفاق کا چہرہ دیکھا جن کے چہرے پر اس وقت باپ جیسی شفقت دکھائی دیں رہی تھی۔ جائیانہ نے ہمیشہ اپنے لیے اپنے باپ کے چہرے پر ایسی ہی محبت دیکھی تھی مگر آج اس محبت میں خود غرضی بھی جھلک رہی تھی۔ جائیانہ نے اشفاق کے چہرے سے نظر ہٹائی اور ایک گہری سانس لی۔


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے اقرار کرنے کے لیے لب کھولیں اسی وقت اس کی کانوں میں تیکھی زنانہ آواز گونجی۔

"یہ کیا ہے عیسیٰ؟"

اسٹیج اور ارد گرد موجود ہر شخص کی توجہ اسٹیج کے سامنے کھڑی اس عورت پر گئی جس کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی رنگت صاف تھی، بال ہلکے بھورے اور جسم کچھ قدر فربہ تھا۔اس نے ہلکے ہرے رنگ کا سادہ لباس پہنا ہوا تھا۔اس کے چہرے پر تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں اور وہ عیسیٰ کو گھور رہی تھی۔

جائی یانہ نے عیسیٰ کو دیکھا تو اسے پتہ چلا وہ کب کا کھڑا ہو چکا ہے۔اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ چکا تھا۔اسے دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے اس کی چوری صاف پکڑی گئی ہو۔

"جھوٹے، دھوکے باز، فریبی انسان!" وہ عورت زینے چڑھتے ہوئے اسٹیج کے اوپر چڑھی اور عیسیٰ کے پاس آکر اس کا گریبان پکڑ لیا۔عیسیٰ نے کوئی بھی مزاحمت نہیں کی۔وہ ابھی تک صدمے کا شکار دکھائی دیتا تھا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ تم کون ہو اور میرے بیٹے کے ساتھ کیا کر رہی ہو؟"

ام ہانی نے ان سب میں سب سے پہلے ہوش سنبھالا تھا وہ فوراً اسٹیج پر پہنچ چکی تھی۔

"میں تمہارے بیٹے کے ساتھ کیا کر رہی ہوں۔" اس دفعہ اس عورت نے عیسیٰ کو جھٹکے سے چھوڑا۔ عیسیٰ گرتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد عورت نے اپنی انگلی سینے پر رکھی۔


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہارا بیٹا مجھے دھوکا دے رہا ہے۔پہلے اس نے مجھ سے نکاح کیا اور اب یہ اپنی کزن سے نکاح کر رہا ہے۔"اس نے جائی یانہ کی طرف اشارہ کیا اور پھر وہ گھوم کر جائی یانہ کی جانب مڑی۔

"میں جانتی ہوں لڑکی تم بھی میری طرح بے خبر ہو۔یہ شخص جس سے تم نکاح کرنے جا رہی تھی۔"اس عورت نے شعلہ بار نگاہوں سے سامنے بیٹھے عیسیٰ کو دیکھا اور پھر دوبارہ اپنے سامنے کھڑی جائی یانہ کو دیکھا۔"یہ پہلے سے ہی میرا شوہر تھا۔اس نے کچھ مہینوں پہلے ہی مجھ سے نکاح کیا تھا۔پھر سارے رابطے توڑ کر دوسرے ملک چلا گیا۔مجھے آج میرے بھائی نے بتایا کہ یہ کمینا پاکستان میں ہی ہے اور نکاح کر رہا ہے۔شاید میں اپنے بھائی کی بات کا یقین نہ کرتی اگر میں یہاں خود موجود نہ ہوتی۔اس گھٹیا انسان نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔"

www.novelsclubb.com

اس کے بعد عورت نے اس کا ہاتھ نرمی سے پکڑ کر اسے ملال سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم بہت خوش قسمت ہو جو اس فریبی انسان سے بچ گئی ہو۔" جائی یا نہ منہ کھول کر سامنے کھڑی اس عورت کو دیکھ رہی تھی۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا یہاں پر؟ یہ تو کسی فلم کا سین لگ رہا تھا۔

عیسیٰ اب سنبھل چکا تھا۔ وہ کھڑا ہوا اور عورت کی کہنی کو پکڑ کر اپنی جانب موڑا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی اسی وقت یہاں سے نکل جاؤ ورنہ میں تمہیں ابھی سب کے سامنے طلاق دے دوں گا۔" عیسیٰ نے سرگوشی کے انداز میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا جسے صرف پاس کھڑی جائی یا نہ ہی سن پائی تھی۔ حالانکہ جائی یانہ کو اس عورت کی بات پر یقین تھا مگر عیسیٰ کے منہ سے خود اقرار سن کر اسے تھوڑا بہت جھٹکا لگا تھا۔

وہ عورت جو پہلے عیسیٰ سے اپنی کہنی چھڑوا رہی تھی اس کی بات سن کر کچھ پل کے لیے ساکت ہوئی اور پھر اس نے عیسیٰ کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ تھپڑ اس قدر زور کا تھا کہ عیسیٰ کو سنبھلنے کے لیے صوفے کو پکڑنا پڑا ورنہ وہ یقیناً گر جاتا۔

www.novelsclubb.com

" گھٹیا انسان تم مجھے سب کے سامنے طلاق دو گے۔ تمہاری اتنی اوقات نہیں ہے کہ سب کے سامنے مجھ جیسی عورت سے رشتے کا اظہار کرو۔ تمہیں کل تک خلع کے کاغذات مل جائیں گے۔"

"یو بچ۔۔۔"عیسیٰ نے گردن موڑی اور عورت کو نقصان پہچانے کی غرض سے اس پر جھپٹا۔اسی وقت کوئی اور شخص عورت کے سامنے ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا۔

جائی یانہ کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا تھا کیونکہ سامنے کھڑا شخص کوئی اور نہیں زید تھا۔اگلے لمحے وہ اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ دیکھ کر چونکی۔اس نے مڑ کر دیکھا تو نائلہ کھڑی تھی۔نائلہ نے جائی یانہ کو کس کر پکڑا ہوا تھا کہ کہیں جائی یانہ ان سب تماشے میں غش کھا کر بے ہوش نہ ہو جائے۔دوسری طرف زید نے عیسیٰ کا ہاتھ پکڑ کر اس کی کمر پر لگایا اور پیچھے لے جا کر اس دیوار پر لگا دیا جہاں پر نکاح مبارک لکھا ہوا تھا۔زید کی آنکھیں اس وقت خون آشام دکھائی دے رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"خبردار جو میری بہن پر اپنا گندا ہاتھ اٹھایا میں قسم کھا رہا ہوں تمہیں اسی وقت زندہ قبر میں گاڑ دوں گا۔"

اسی وقت اشفاق آگے بڑھیں اور دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کیا۔

"یہ آخر کیا ہو رہا ہے عیسیٰ؟ یہ لوگ کون ہے اور یہ سب کیا ہو رہا ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے عیسیٰ کچھ کہہ پاتا زید بول پڑا۔

"یہ عورت جس نے ابھی عیسیٰ کو تھپڑ مارا ہے،اس کی بیوی ہے اور میں اس عورت کا بھائی ہوں۔کچھ مہینوں پہلے آپ کا یہ بھانجا پاکستان آکر میری بہن سے نکاح پڑھوا کر واپس باہر ملک چلا گیا تھا۔ان مہینوں میں اس کا رابطہ ہم لوگوں سے نہ ہونے کے برابر تھا۔اب جا کر مجھے پتہ چلا ہے کہ یہ موصوف تو اپنی کزن کے ساتھ شادی کرنے میں مشغول تھے۔"

زید جیسے ہی رکا عیسیٰ کے ذہن میں فوراً خیال آٹپکا۔

"اگر تم اتنے ہی سچے ہو تو نکاح نامہ دکھاؤ۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں لڑکے میرے بیٹے پر الزام لگانے سے پہلے کوئی ثبوت تو دکھاؤ۔"

ام ہانی نے بھی عیسیٰ کی حمایت لی۔نوال ام ہانی کے بالکل پیچھے کھڑی تھی۔انہیں ابھی تک سمجھ نہیں آرہا تھا کہ دونوں میں سے کس کا ساتھ دیں۔

زید یہ بات سن کر تلخی سے مسکرایا۔

"میں جانتا تھا آپ میں سے کسی کو مجھ پر یقین نہیں آئے گا۔اسی لیے۔۔۔"زید نے اپنا ہاتھ جائی یانہ کے ساتھ کھڑی نائلہ کی جانب بڑھایا۔نائلہ نے سر اثبات میں ہلایا۔جائی یانہ نے اس کے لال رنگ کے بڑے ہینڈ بیگ پر اب غور کیا تھا۔نائلہ نے اس میں ہاتھ مارتے ہوئے خاکی کاغذ میں موجود دستاویزات نکالے اور زید کو دے دیے۔

زید نے دستاویزات کو نکالا اور اشفاق کے ہاتھ میں تھما دیے۔ اشفاق غور سے اسے پڑھنے لگے۔ کچھ دیر بعد ان کے ہاتھ کانپ گئے۔ انہوں نے طیش سے عیسیٰ کی جانب دیکھا۔

"یہ لڑکا سچ کہہ رہا ہے۔ عیسیٰ پہلے سے ہی شادی شدہ ہے۔" اشفاق نے اسٹیج پر موجود سب لوگوں کو جیسے اعلانیہ بتایا تھا۔

"نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔" عیسیٰ نے لپک کر اشفاق کے ہاتھ سے کاغذات کھینچیں۔ "یہ اسے کیسے مل گئے۔ میں نے تو اسے اپنے دوست کے پاس

www.novelsclubb.com


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رکھوایا تھا۔" عیسیٰ ہڑبڑاہٹ میں کیا کچھ کہہ گیا تھا۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔

ام ہانی اور رضوان عیسیٰ کا چہرہ بے یقینی سے دیکھنے لگے۔ عیسیٰ نے نادانستہ طور پر نکاح کی تصدیق کر دی تھی۔

"عیسیٰ تمہارا کیا مطلب ہے کہ تم نے یہ اپنے دوست کے پاس رکھوائے تھے؟" ام ہانی نے تیز آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

عیسیٰ کو فوراً اپنی سنگین غلطی کا احساس ہو گیا۔ اس نے بات کو گھمانا چاہا مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔

"نہیں نہیں آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔ یہ میرے دوست کا نکاح نامہ۔۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ اور کہہ پاتا جائی یانہ عیسیٰ کے سامنے آئی اور اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

"گھٹیا انسان! میں پہلے سے جانتی تھی کہ تم ایک نمبر کے غلیظ انسان ہو مگر مجھے امید نہیں تھی کہ تم اتنے گرے ہوئے بھی ہوگے۔"

جائی یانہ نے جیسے ہی عیسیٰ کو تھپڑ مارا رضوان صاحب عیسیٰ کی حمایت کے لیے سامنے آ گئے۔

"ہاتھ سنبھال کر رکھو لڑکی! یہ مت بھولو کہ تم لوگ خود کیا ہو۔"

جائی یانہ نے رضوان کو گھورا مگر کچھ کہا نہیں۔"تمہاری بہن گھر سے بھاگی ہوئی ہے۔ تمہارا اپنا کردار بھی مشکوک لگتا ہے۔ کہیں تم نے تو ان لوگوں کو عیسیٰ پر الزام لگانے کے لیے نہیں بلایا ہے۔"

جائی یانہ نے رضوان کو ایسے دیکھا جیسے اسے ان کے دماغی حالت پر شبہ ہو۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔اپنے بیٹے کے کرتوت آپ مجھ پر کیوں ڈال رہے ہیں؟"

رضوان صاحب دھیرے سے مسکرائے۔

"میرے بیٹے نے اگر نکاح کر بھی لیا ہے تو بھی اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ مرد ہے وہ چار شادیاں بھی کریں تو اس کی اپنی مرضی ہے۔ اسے یہ حق اللہ نے دیا ہے لیکن تم!!"

انہوں نے ہاتھ اٹھا کر جائی یا نہ کی طرف اشارہ کیا۔

"تم عورت ہو۔ ایک عورت کا کسی غیر مرد سے تعلق ہونا گناہ ہے بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔ کیا تم یہ نہیں جانتی ہو؟"

"آپ مجھ پر بہتان لگا رہے ہیں۔" جائی یانہ نے چیخ کر کہا۔

"بہتان نہیں حقیقت ہے یہ، تمہارا اس لڑکے کے ساتھ چکر ہے۔" رضوان نے زید کی طرف اشارہ کیا۔ جائی یانہ پر ایک ساتھ سب کی نظریں اٹھیں مگر جائی یانہ رضوان صاحب کا مکار چہرہ ہی دیکھتی رہی۔

"ثبوت کے طور پر تم سب یہ فوٹو دیکھو۔ دیکھو اشفاق تمہاری بیٹی یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں غیر مرد کے ساتھ بیٹھی ہے۔" رضوان نے اپنے موبائل سے ایک فوٹو نکال کر اشفاق کو موبائل دے دیا۔ اشفاق کی آنکھیں فوٹو دیکھ کر سرخ ہو گئیں۔ انہوں نے موبائل کی اسکرین جائی یانہ کی جانب کر کے سخت مگر آہستہ آواز میں پوچھا۔

"یہ سب کیا ہے جائی یانہ ؟" جائی یانہ نے فوٹو پر غور کیا۔ یہ تب کی فوٹو تھی جب اس نے زید کو اس مشکوک آدمی کے متلعق پوچھنے کے لیے بلایا تھا۔ کسی نے ان دونوں کی دور سے فوٹو کھینچی تھی۔ اس نے مڑ کر زید کو دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات اس جیسے ہی تھے۔

"بابا یہ سب جھوٹ ہے۔ یہ ہماری یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں کھینچی ہوئی فوٹو ہے۔ زید میرا بس کلاس فیلو ہے۔ اسے بس نوٹس کے بارے میں پوچھنا تھا۔ اگر آپ کو یقین نہیں ہے تو آپ میری دوست نائلہ سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔" جائی یانہ نے نائلہ کی طرف اشارہ کیا۔ نائلہ جائی یانہ کی حمایت میں کچھ کہہ پاتی اس سے پہلے ہی رضوان نے ہاتھ اٹھا کر سب کو خاموش کروا دیا۔


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بس! ہمیں کسی سے بھی کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے اور اس لڑکے کے بارے میں ہم سب اچھے سے جان گئے ہیں۔ تم دونوں کا کوئی تعلق تو ضرور ہے۔ لگتا ہے اس لڑکی کو بھی انہوں نے ہی خریدا ہے تاکہ یہ میرے عیسیٰ پر الزام لگادیں۔ ورنہ اتنے سارے اتفاقات تھوڑی ہو جاتے ہیں کہ جو لڑکا تمہارا "صرف "کلاس فیلو ہو وہ تمہاری شادی والے دن اپنی بہن کو لے کر آجائے اور اپنی بہن کو میرے بیٹے کی بیوی بنادے اور تماشہ لگانے لگ جائیں۔" اس کے بعد رضوان اشفاق کی جانب مڑیں۔ "میں اپنے بیٹے کی شادی ایسی لڑکی سے نہیں کرواؤں گا جس کا کردار ہلکا سا بھی مشکوک ہو۔"

www.novelsclubb.com

اس کے بعد وہ مڑیں اور عیسیٰ اور ام ہانی کی جانب دیکھا۔ عیسیٰ کا چہرہ ایسا تھا جیسے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل گیا ہو جبکہ ام ہانی کا چہرہ ابھی بھی سفید پڑا ہوا تھا۔

"چلو یہاں سے اب کوئی شادی نہیں ہوگی۔" رضوان جیسے ہی اسٹیج پر سے اترے ام ہانی اور عیسیٰ بھی ان کے پیچھے چل دیے۔

اشفاق سر پکڑ کر اسٹیج پر رکھے صوفے پر بیٹھ گئے۔ مولوی صاحب اشفاق کے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور انہیں حوصلہ دینے لگ گئے۔ زینب نوال کو سہارا دیے کھڑی تھیں جبکہ نائلہ، زید اور عیسیٰ کی بیوی وہی تماشائی بنے کھڑے تھے۔ جائیانہ نے اپنے باپ کے پاس آنا چاہا تو اس کے باپ نے اسے اسی وقت اس کو اپنے پاس آنے سے روک دیا۔

www.novelsclubb.com

"میرے پاس مت آنا!" جائی یانہ کے قدم اسی وقت رک گئے۔ "تمہاری وجہ سے میں آج اتنا ذلیل ہوا ہوں۔"

"بابا آپ میرا یقین کیوں نہیں کر رہے ہیں۔ آپ کو رضوان انکل کی سیاست سمجھ نہیں آئی وہ تو بس اپنے بیٹے کو بری الذمہ کروا کر یہاں سے چلے گئے ہیں۔" جائی یانہ نے روہانسی آواز میں کہا۔

"جانتا ہوں میں رضوان کو۔ بچہ نہیں ہوں جو یہ سب کچھ سمجھ نہ سکوں مگر اسے اس بات کا موقع بھی تم ہی نے تو دیا ہے نا۔ کیا ضرورت تھی اس لڑکے سے بات کرنے کی۔" اشفاق نے زید کی طرف انگلی اٹھا کر کہا۔

"بابا۔۔"اس سے پہلے جائی یانہ کچھ کہہ پاتی زید بولا۔

"انکل میری یا آپ کی بیٹی کی ان سب میں کوئی غلطی نہیں ہے۔میں بس آپ کی بیٹی سے نوٹس کا پوچھنے آیا تھا۔میں نہیں جانتا کس نے میری اور ان کی فوٹو کھینچ لی۔ہم دونوں کے درمیان ایسا کچھ نہیں ہے۔آپ کی بیٹی کا کردار شفاف پانی کی طرح صاف ہے۔میں ان کے کردار کی گواہی دیتا ہوں۔"

"مجھے بس ایک بات پر ہی تم دونوں پر یقین ہوگا۔"اشفاق نے حتمی انداز میں کہا۔زید اور جائی یانہ ان کی بات جاننے کے لیے بے قرار ہو گئے۔

"تم دونوں کو نکاح کرنا ہوگا ابھی اسی وقت!"

یہ بات سن کر سب کو سانپ سونگھ گیا۔وہاں کھڑے ہر شخص کو اشفاق کا ذہنی توازن بگڑا ہوا محسوس ہوا۔

"بھائی یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ہم تو انہیں جانتے ہی نہیں ہیں۔ایسے کیسے ہم اپنی بیٹی انہیں دے دیں؟"زینب نے سمجھانے کی کوشش کی۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں میرا بھائی کیوں اس فراڈ گھرانے میں شادی کرے گا۔"عیسیٰ کی بہن نے اب تنک کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تم میں سے کسی سے بھی نہیں پوچھا ہے۔مجھے زید اور جائی یانہ کے منہ سے سننا ہے کیا یہ دونوں تیار ہیں؟"زید اور جائی یانہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔دونوں ایک دوسرے کی بے بسی محسوس کر سکتے تھے۔

پھر جائی یانہ نے اشفاق کی جانب مڑ کر انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔

"بابا آپ کیوں یہ سب کر رہے ہیں؟آخر آپ کو کیا ملے گا یہ سب کروا کر؟ہم لوگ ان کی فیملی کو نہیں جانتے یہ لوگ ہماری فیملی کو نہیں جانتے۔یہ سب ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔کیا پتہ زید کو کوئی اور۔۔"اس سے پہلے وہ اپنی بات جاری رکھ پاتی زید فوراً بولا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" جائی یانہ نے بے یقینی سے زید کو دیکھا۔ زید کا چہرہ سنجیدہ تھا۔ اس کے ساتھ کھڑی اس کی بہن نے اسے کھینچ کر اپنی جانب متوجہ کیا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ جذباتی مت بنو ساری زندگی کا معاملہ ہے۔ تم۔۔" اس سے پہلے وہ اور کچھ کہہ پاتی زید نے سپاٹ انداز میں اس کی بات کاٹی۔

"میں جذباتی نہیں بن رہا ہوں عائشہ! مجھے اپنے فیصلے لینے کا پورا اختیار ہے جس طرح تمہیں ہیں۔ جب میں تمہاری عیسیٰ سے شادی پر رضامند نہیں تھا تب تمہیں میری کوئی پروا نہیں تھی اس لیے تمہیں اب بھی میری کوئی پروا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

عائشہ نامی وہ لڑکی خاموشی سے پیچھے ہٹ گئی۔اس کے بعد اشفاق نے جائی یانہ کی جانب دیکھا۔جائی یانہ نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"بابا یہ نہ کریں۔"

"جائی یانہ تمہیں یہ شادی قبول ہے یا نہیں؟اور اگر تمہیں یہ قبول نہیں ہے تو کچھ نہیں ہوتا۔یہ شادی نہیں ہو گی۔ تمہیں بس اپنے باپ کا مرا ہوا منہ دیکھنا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ ان کی یہ بات سن کر تڑپ گئی۔اس نے اپنا چہرہ نیچے جھکا لیا اور بے آواز آنسو بہانے لگی۔اشفاق سمجھ گئے جائی یانہ کا کیا مطلب ہے انہوں نے مولوی صاحب کو کہہ دیا۔

"مولوی صاحب نکاح کی تیاری کریں۔"

پھر آگے جو ہوا جائی یانہ کو وہ سب بھیانک خواب لگا۔وہ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔مولوی صاحب اس سے کچھ پوچھ رہے تھے۔اسے اپنے لب ہلتے ہوئے محسوس ہوئے لیکن وہ یہ نہ سن پائی کہ اس نے ابھی کیا کہا ہے۔اس کے بعد اس کے سامنے پین اور کاغذات تھے مولوی صاحب اس کی رہنمائی کر رہے تھے اسے کہاں کہاں سائن کرنا ہیں اس نے خاموشی سے سائن کیے۔سائن کر لینے کے بعد وہ خاموشی سے بغیر کسی کو دیکھے کھڑی ہو گئی اور گھر کے اندر چلی گئی۔گھر کے

اندر جاکر اس کی رفتار بہت تیز ہوگئی۔وہ بھاگتے ہوئے کمرے میں گئی اور دروازہ بند کردیا۔اس نے جوتیاں اتار کر اندھیرے کمرے میں پھینک دی۔وہ بیڈ پر دھم سے گر گئی اور اس نے اپنی آنکھوں پر بازو رکھ دیے۔وہ کچھ دیر خاموشی سے رولینا چاہتی تھی۔

******************************

عمر آج معمول سے کہیں زیادہ دیر سے گھر پہنچا۔گھر میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر لاؤنج کے صوفے پر بیٹھی زینب اور اس کی گود میں سوئے ہوئے شایان پر پڑی۔زینب کا چہرہ بے تاثر تھا۔وہ عمر کو دیکھنے کی بجائے خلا میں گھورے جا رہی تھی۔


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عمر مجرموں کی طرح لاؤنج میں داخل ہوا۔وہ اسی لیے دیر سے آیا تھا تاکہ زینب انتظار کرتے ہوئے سو جائے اور وہ دونوں اس بارے میں کل بات کریں مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ زینب اس بات کو اس قدر سنجیدہ لے لیں گی۔

"تم سوئی نہیں ؟"عمر نے اپنا لہجہ ہلکا پھلکا رکھنا چاہا۔

"تم کہاں تھے ؟"زینب نے عمر کا سوال نظر انداز کیا۔

www.novelsclubb.com

"کھانے میں کیا پکا ہے۔بہت بھوک لگ رہی ہے۔"عمر نے بات بدلنے کی کوشش کی۔اس نے ابھی تک زینب سے نظریں نہیں ملائی تھیں۔

"میں نے پوچھا تم کہاں گئے تھے؟" زینب نے شایان کو احتیاط سے گود سے صوفے پر لٹایا اور عمر کے عین سامنے کھڑی ہو گئی۔

عمر نے گہری سانس بھری۔

"زینب میں جانتا ہوں تم نے کھانا نہیں کھایا ہے اور نہ ہی اپنی دوائیاں لی ہیں۔ اس لیے پہلے تم کھانا اور دوائیاں کھاؤ اس کے بعد ہم اس موضوع پر کھل کر بات کریں گے۔"

www.novelsclubb.com



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زینب اس بات پر راضی نہیں تھی مگر وہ خاموش ہو گئی۔وہ جانتی تھی مزید بحث کرنے کا مطلب لڑائی تھی اور لڑائی کر کے وہ کبھی بھی عمر سے مدعے پر بات نہیں کر پائے گی۔

عمر اسے وہی چھوڑ کر کچن میں گیا اور اس کے لیے کھانا گرم کرنے لگ گیا۔کچھ لمحات بعد اگر ہم ڈائننگ ٹیبل میں آئیں تو زینب کے سامنے پلیٹیں پڑی ہوئی تھیں جس پر چکنائی لگی ہوئی تھی۔اس کے ہاتھوں میں گولیاں تھی جسے اس نے منہ میں ڈالا اور پانی کا گھونٹ بھر کر نگل لیا۔

www.novelsclubb.com

اس کے سامنے بیٹھا عمر متفکر نگاہوں سے زینب کو دیکھ رہا تھا۔اس نے کھانا نہیں کھایا تھا۔زینب نے اصرار بھی نہیں کیا۔وہ جلد از جلد عمر سے بات کر لینا چاہتی تھی۔

دوائیاں لے لینے کے بعد زینب نے سوالیہ نظروں سے عمر کو دیکھا۔

عمر نے چہرہ جھکایا جیسے فیصلہ کر رہا ہو کہ آیا زینب کو ابھی بتانا چاہیے یا نہیں۔ کچھ دیر بعد جب اس نے فیصلہ لے لیا تو اس نے چہرہ اٹھایا۔ اس نے زینب کے ہاتھوں کو پکڑ لیا۔

"زینب پلیز جو بات میں تم سے کرنے جا رہا ہوں اسے پر سکون ہو کر سننا۔"

www.novelsclubb.com

زینب کے چہرے کا رنگ اڑتا جا رہا تھا۔وہ جانتی تھی عمر کچھ ایسا کہنے جا رہا ہے جو اسے نہیں سننا چاہیے۔اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔عمر نے کہنے کے لیے لب کھولے۔زینب کا دل چاہا وہ عمر کو چپ کروا دیں۔

"میں نے کسی اور سے شادی کر لی ہے زینب!" عمر نے نظریں جھکا کر تیزی سے اپنی بات کہہ دی۔اس نے بلا تمہید اپنی بات بتائی تھی۔وہ جانتا تھا تمہید باندھنے سے بات لمبی ہو گی اور اس کا ارادہ بھی بدل جائے گا۔

زینب کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔عمر ضرور مذاق کر رہا ہو گا لیکن اس کے تاثرات اور اس کی جھکی گردن اسے چیخ چیخ کر اعتماد کا قاتل دکھا رہے تھے۔زینب نے اپنے ہاتھ عمر کے ہاتھوں سے کھینچ لیے۔

عمر نے اسے یوں ہاتھ چھڑاتے دیکھا تو دوبارہ اس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑ کر کہنے لگا۔

"زینب دیکھو میں جانتا ہوں تمہیں بہت برا لگ رہا ہو گا لیکن میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ میں اسے بچپن سے چاہتا تھا۔ اتنے سالوں بعد وہ میرے پاس خود چل کر آئی اور نکاح کرنے کا کہا۔ میں کیسے منع کر سکتا تھا لیکن میں یقین دلاتا ہوں تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو گی۔ تم، شایان اور یہ بچہ تینوں میری ذمہ داری ہو۔ اسے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تم اب زیادہ ناراض نہ ہو۔ یہ بس۔۔۔"

www.novelsclubb.com

عمر بولے جا رہا تھا۔زینب اسے دیکھتی جا رہی تھی۔اسے لگا تھا شاید عمر اس کی یہ حالت دیکھ کر ہنس دے گا اور کہے گا میں مذاق کر رہا ہوں مگر یہاں پر زینب کو خود اپنا آپ، عمر اور اس تیسرے کے درمیان مزاق لگ رہا تھا۔وہ دونوں بھی کیا سوچتے ہونگے زینب اتنی بیوقوف تھی کہ سمجھ ہی نہ پائی۔وہ تیسرا۔۔۔!

ایک منٹ زینب کی آنکھوں میں الجھن سی آئی وہ تیسرا وہ تیسرا کہیں!

عمر ابھی بھی اس کے سامنے بہت کچھ بول رہا تھا شاید وہ یقین دہانیاں کروا رہا تھا لیکن زینب کو اس سب سے اب کوئی مطلب نہیں تھا۔

"عمر تمہاری دوسری بیوی کا کیا نام ہے؟"

عمر چونک گیا۔اس نے زینب کے چہرے کو دیکھا۔اسے لگا تھا زینب طیش میں آجائے گی اور پتہ نہیں کیا کچھ کریں گی مگر زینب نے بالکل مختلف رد عمل دیا تھا۔

"زینب میں۔۔"عمر کی بات کو زینب نے کاٹا۔

"عمر اس کا کیا نام ہے؟"زینب نے سپاٹ انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

عمر تھوڑی دیر کے لیے جھجھکا پھر اس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولیں۔

زینب کو اپنے دل کے خدشات پورے ہوتے دکھائی دیئے۔ وہ اندر ہی اندر دعا مانگنے لگ گئی کاش یہ وہ شخص نہ ہو جس کے بارے میں وہ سوچ رہی تھی۔

"اس کا نام۔۔۔"

******************************

www.novelsclubb.com

زید نے بھی مولوی صاحب کے پوچھنے پر مثبت جواب دیا۔ نکاح کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے گئے۔ دعا مانگ لینے کے بعد سب لوگ اشفاق کا چہرہ



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیکھنے لگ گئے جن کا چہرہ اس وقت سپاٹ تھا۔اشفاق نے زید کو دیکھا جو ان ہی کو دیکھ رہا تھا۔

"میں رخصتی آج ہی چاہتا ہوں۔" اشفاق کے اٹل لہجے پر زید نے جواب دیا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" زید کے ساتھ بیٹھی عائشہ نے پہلو بدلا۔وہ جانتی تھی زید اس وقت اس کی کوئی بات نہیں سنے گا مگر جو کچھ زید کر رہا تھا وہ اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ نوال جائی یانہ کو بلا لاؤ۔" سب کی نظریں نوال کے گیلے چہرے پر اب گئی تھی۔اشفاق کی بات سن کر وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئیں اور غصے سے بولیں۔

"جیسے کسی بھی راہ چلتے سے میری بیٹی کا نکاح کروا دیا ہے اسی طرح اس کے ساتھ رخصت بھی آپ خود ہی کروا دیں۔"

نوال یہ کہہ کر پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔اشفاق،زینب اور نمرہ کے لیے نوال کا یہ روپ نیا تھا۔اشفاق کو نوال کی بات ناگوار گزری تھی مگر ابھی ان سب کا وقت نہیں تھا۔

ان کی نظر نائلہ کی طرف گئی۔وہ جانتے تھے نائلہ جائی یانہ کی دوست ہے۔اس لیے انہوں نے نائلہ کو انگلی سے اشارہ کر کے بلایا۔

"سنو بیٹا!"

"جی!!"نائلہ محتاط ہو گئی تھی۔

"تم جا کر اپنی دوست کو لے آؤ۔اس کا کمرہ تو تم جانتی ہو نا؟"

"جی!"یہ کہہ کر نائلہ گھر کے اندر چلی گئی۔وہ ایک دفعہ جائی یانہ کے گھر اس کے کمرے میں بیٹھی تھی۔وہ تھوڑی سی دقت کے بعد اس کے کمرے میں


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پہنچ گئی۔اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو کوئی جواب نہیں آیا۔اس نے تین چار بار تیزی سے دروازہ کھٹکھٹایا تو پھر کہیں جا کر دروازہ کھلا۔

نائلہ نے جب سامنے موجود شخص کو دیکھا تو وہ چونک گئی۔

جائی یانہ کا سارا میک اپ خراب ہو چکا تھا۔اس کے بال بھی الجھے ہوئے تھے۔اس کا حلیہ بے حد خراب تھا۔نائلہ جائی یانہ کو اس حلیے میں باہر لے کر ہر گز نہیں جا سکتی تھی۔وہ اسے فوراً اندر لے کر آئی اور اس کے کمرے کے واش روم کے بیسن پر کھڑے ہو کر اس کا منہ دھلانے لگ گئی۔جب اس کا چہرہ میک اپ سے صاف ہو گیا تو نائلہ نے کنگھے سے اس کے بالوں کو سلجھا کر پونی میں باندھ دیا پھر اس نے جائی یانہ کو بیڈ پر بٹھا دیا اور ساتھ رکھے جگ میں سے پانی نکال کر دیا۔

جائی یانہ خاموشی سے پانی پینے لگ گئی۔اس سب کاروائی میں جائی یانہ نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔

"جائی یانہ!"نائلہ نے اسے پکارا تو وہ چونک گئی۔جیسے اسے نائلہ کی موجودگی کا علم ہی نہ ہو۔

"انکل تمہاری رخصتی آج کروانا چاہتے ہیں۔"نائلہ کی بات سن کر اسے کچھ ہوش آیا۔اس نے ارد گرد دیکھا۔پھر وہ اپنی الماری کے پاس آئی اور اپنا بیگ نکال کر اس میں سامان ڈالنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ یہ کام تم کل آکر کرلینا۔وہ لوگ تمہارا نیچے انتظار کررہے ہونگے۔"نائلہ کی بات سن کر جائی یانہ نے سپاٹ انداز میں کہا۔

"میں دوبارہ اس گھر میں نہیں آنا چاہتی ہوں۔میں آج ہی اپنا ضروری سامان لے جاؤں گی تاکہ مجھے یہاں دوبارہ نہ آنا پڑے۔"

جائی یانہ نے اپنا سارا ضروری سامان جمع کرلیا پھر وہ بیگ اٹھاکر باہر نکل گئی۔نیچے لان میں سب لوگ اسے آتا ہوا دیکھ رہے تھے اسکن کلر کا لہنگا اٹھائے وہ اسپاٹ انداز میں چل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی وہ ان سب کے قریب آئی۔اشفاق اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور جائی یانہ کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔جائی یانہ انہیں دیکھنے کی بجائے سامنے دیکھ رہی تھی۔

"اپنا خیال رکھنا اور۔۔"

"واپس کبھی ادھر نہ آنا ہے نا؟" جائی یانہ نے اشفاق کی طرف دیکھ کر ان کی بات کو مکمل کیا۔اس کے ہر انداز میں تلخی تھی۔اشفاق کا جائی یانہ کے سر پر سے ہاتھ اٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"فکر نہ کریں اب کبھی بھی میں آپ کے پاس نہیں آؤں گی۔"اس کے بعد اس نے اپنی نظریں زید کی جانب کی جیسے پوچھ رہی ہو" چلیں ؟"

زید نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور آگے بڑھ کر جائی یانہ کا بیگ اٹھانا چاہا۔ جائی یانہ نے بیگ پیچھے کی طرف کیا۔زید نے ایک نظر جائی یانہ کو دیکھا۔

"مجھے دے دیں۔"

"نہیں میں اٹھالوں گی" جائی یانہ نے اٹل انداز میں منع کیا۔

www.novelsclubb.com

زید نے اس کا بیگ اس کے ہاتھوں سے کھینچا اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اٹھا سکتا ہوں۔" اس کے بعد زید جائی یانہ کو وہی چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔

جائی یانہ سر جھٹک کر اس کے پیچھے چل دی۔ ان دونوں کے پیچھے پیچھے عائشہ اور نائلہ بھی آنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں جب گھر کا گیٹ پار کر کے باہر نکلیں تو زید بائیک کے پاس پہنچ گیا۔

اس نے مڑ کر اپنے پیچھے آتی تینوں عورتوں کو دیکھا۔

"اس بائیک پر تین لوگ بیٹھ سکتے ہیں اور ہم لوگ چار ہیں۔" زید نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں جس طرح کیب سے آئی تھی ویسے ہی چلی جاؤں گی۔" نائلہ نے آرام سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں رات بہت ہو چکی ہے۔ تمہارا اس طرح اکیلے پبلک ٹرانسپورٹ میں جانا صحیح نہیں ہے۔" زید نے اس کی بات پر اختلاف کیا۔


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں کوئی چھوٹی بچی۔۔" اس سے پہلے نائلہ کچھ کہہ پاتی عائشہ نے بولی۔

"میں نائلہ کے ساتھ چلی جاؤں گی" پھر اس نے گردن موڑ کر زید سے طنز کرتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے یقین ہے تم نے ہیرو بننے سے پہلے یہ سوچا ضرور ہو گا کہ اسے کہاں رکھنا ہے کیونکہ یہ تمہارے ساتھ بوائز ہاسٹل میں تو رہ نہیں سکتی، ہے نا؟" عائشہ کا اشارہ جائی یانہ کی طرف تھا۔

زید اس کی بات سن کر واقعی میں پریشان دکھائی دینے لگ گیا۔ جائی یا نہ سمجھ گئی کہ زید نے واقعی میں جذبات میں آ کر یہ فیصلہ کیا تھا۔

"ایسا کرو تم انہیں اپنے ساتھ بھائی جان کے گھر رکھ لو۔ تین چار دن میں میں کوئی کرائے کا گھر ڈھونڈ لوں گا۔ پھر انہیں اپنے ساتھ رکھ لوں گا۔"

عائشہ کے چہرے پر ناگواری چھا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتے ہو بھابھی کیسی ہیں؟ وہ اسے بالکل بھی۔۔۔"

اس سے پہلے عائشہ مزید کچھ کہہ پاتی جائی یانہ نے اس کی بات کاٹ دی۔

"بس آج کی رات مجھے آپ کے گھر گزارنی ہے کل صبح میں خود وہاں سے چلی جاؤں گی۔"

عائشہ کے چہرے پر ناگواری ابھی تک قائم تھی مگر اس نے مزید کچھ نہیں کہا۔وہ خاموشی سے دوسری طرف دیکھنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا نہیں میں تمہارے ساتھ کیب میں بھیجوں؟"زید نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

"تم اسے خود بھائی بھابھی کے گھر چھوڑ دینا اور انہیں سب کچھ بتا بھی دینا۔ میں ان دونوں کو اس متعلق خود کچھ نہیں بتاؤں گی۔"

اسی اثناء میں انہیں ایک گاڑی دور سے آتی دکھائی دی۔ نائلہ نے عائشہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ہماری رائیڈ آچکی ہے۔" وہ اپنے ہاتھ میں موجود موبائل کو دیکھنے لگی۔ جب وہ دونوں بہن بھائی باتوں میں مصروف تھے تب اس نے وقت ضائع نہ کرنے کے لیے کیب بلوا لی تھی۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی کیب ان کے سامنے رکی نائلہ اور عائشہ دونوں کیب میں بیٹھ گئیں اور دروازہ بند کر دیا۔

گاڑی تیز رفتاری سے چلنا شروع ہوئی۔ جائی یانہ گاڑی کو تب تک جاتا دیکھتی رہی جب تک وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گئی۔

"ہم بھی چلیں؟" زید کی آواز پر وہ فوراً مڑی۔ زید بائیک پر بیٹھ چکا تھا۔ اس نے جائی یانہ کا بیگ بائیک کی پیٹرول کی ٹینکی پر رکھ دیا تھا۔ جائی یانہ بائیک کے سامنے آکر رکی اور پریشان سے انداز میں اسے دیکھنے لگ گئی۔ اس نے زندگی میں کبھی بھی بائیک پر سفر نہیں کیا تھا۔ اس نے کافی بھاری لہنگا پہنا ہوا تھا۔ اسے ڈر لگا ایسا نہ ہو لہنگا بائیک کی ٹائر میں آکر پھنس جائے۔ اب جائی یانہ کو افسوس ہو رہا تھا کاش وہ اپنے کپڑے بھی چینج کر لیتی۔

"کیا ہوا؟" زید نے جب جائی یانہ کو یوں پریشانی سے بائیک کی دیکھتے پایا تو پوچھ لیا۔ لمحے بعد اسے سمجھ آ گیا آخر معاملہ کیا ہے۔

"آپ کبھی بائیک پر نہیں بیٹھی ہیں؟" زید نے اس سے پوچھا۔

جائی یانہ کا سر نفی میں ہلا۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد زید جائی یانہ کو بائیک پر بیٹھنے کی ہدایات دینے لگ گیا۔ کچھ دیر بعد جب جائی یانہ بیٹھ گئی تو زید نے کہا۔



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ میرے کندھے پر ہاتھ رکھ لیں۔" زید کی بات سن کر جائی یانہ کو عجیب سا لگا۔اس نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا تھا۔مانا زید سے اس کا نکاح ہو چکا تھا مگر ابھی وہ اس سے اتنی بے تکلف نہیں ہوئی تھی۔

زید نے اسے دوبارہ کچھ نہیں کہا۔اس نے خاموشی سے بائیک اسٹارٹ کر دی۔حالانکہ زید کم اسپیڈ سے بائیک چلا رہا تھا مگر جائی یانہ کو پھر بھی گرنے سے ڈر لگ رہا تھا۔اس نے بائیک کے پیچھے موجود اسٹینڈ پر ایک ہاتھ جما کر رکھ دیا جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے لہنگے کو سنبھالنے میں مصروف کر دیا۔

www.novelsclubb.com

تقریباً پندرہ منٹ بعد جائی یانہ اور زید کی بائیک ایک گھر کے سامنے رکی۔جائی یانہ نے ارد گرد جھانکا۔یہ متوسط طبقے کا علاقہ تھا۔زید نے جس گھر کے

سامنے گاڑی روکی تھی۔ وہ کچھ زیادہ بڑا نہیں تھا۔ گھر کو دیکھ کر لگتا تھا اسے بنے ہوئے کافی سال گزر گئے ہیں۔

زید نے جائی یانہ کا بیگ پکڑا اور آگے چل دیا۔ اس سے پہلے زید دروازہ کھٹکھٹا پاتا جائی یانہ نے اسے فوراً کہا۔

"سنو مجھے بس آج کی رات یہاں رکنا ہے۔ کل میں یونیورسٹی کے پاس موجود ہاسٹل میں شفٹ ہو جاؤں گی۔"

www.novelsclubb.com

زید نے اختلاف کے لیے لب کھولیں پھر دوبارہ بند کر دیے۔ اس نے سامنے موجود لکڑی کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

کچھ دیر بعد ہی دروازہ کھل گیا۔

*********************************

زینب اور نمرہ بھی کچھ دیر بعد گھر واپس آ گئیں۔ زینب آج کے معاملے پر خاصا شاک تھیں۔ ان سب چکر میں وہ شایان کی حرکت کو یکسر فراموش کر گئی تھیں۔ وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔ اشفاق کے کام اسے ہمیشہ سے چونکا دیتے تھے مگر آج تو حد ہی ہو گئی تھی۔ اشفاق اپنی سگی بیٹی کو کسی راہ چلتے کے ساتھ کیسے بھیج سکتے تھے اور بیٹی بھی وہ جو ان کی سب سے زیادہ لاڈلی تھی۔

اس کا سر گھومنے لگا تھا۔انہوں نے پہلے سوچا کیوں نا عزاہ کو یہ سب بتا آئیں مگر پھر وہ خود ہی رک گئیں۔رات بہت ہو گئی تھی اب یہی ٹھیک رہے گا کہ صبح ہی یہ بات عزاہ کو بتائیں۔

زینب کپڑے چینج کر کے بیڈ پر لیٹ گئیں۔کچھ دیر بعد ہی وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

**********************************

اگر اسلام آباد کے مہنگے ہوٹل میں ہم داخل ہو کر اس کے ایک پر تعیش کمرے کے اندر آئیں تو آپ کو رضوان صاحب کمرے میں رکھے آرام دہ صوفے پر بیٹھے دکھائی دیں گے۔ وہ ابھی تک تقریب والے حلیے میں تھے۔ ان کے ہاتھوں میں موبائل تھا۔ وہ بار بار ایک نمبر پر کال ملا رہے تھے مگر دوسری طرف سے کوئی کال نہیں اٹھا رہا تھا۔ تقریباً اٹھارویں کوشش کے بعد دوسری طرف سے کال موصول کی گئی تھی۔

"کیا مسئلہ ہے؟" ایک مردانہ بیزار آواز گونجی۔

www.novelsclubb.com

"تم کون ہو اور تم نے میری بھانجی کی وہ تصویر مجھے کیوں بھیجی تھی؟" رضوان فوراً سے بولیں۔ انہیں ڈر تھا کہ کہیں کال کاٹ نہ دی جائے۔

"میں نے تمہیں شاید فوٹو کے ساتھ میسج بھی کیا تھا کہ۔۔۔"

"اپنی عزت کو اس فوٹو سے سنبھال لوں اور سارے کا سارا ملبہ اشفاق کی بیٹی پر ڈال دوں۔"رضوان نے اس کی بات مکمل کی۔"لیکن تم نے میری مدد کی کیوں؟"

"میں تمہاری مدد کیوں کروں گا؟"دوبارہ سے مردانہ بیزار آواز گونجی۔

"کیا مطلب؟"رضوان نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"رضوان! تمہیں میرے مطلب سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔

اب بالکل خاموش ہو جاؤ اور واپس جانے کی تیاری کرو۔ مجھے بالکل بھول جاؤ جیسے میں نے کبھی تمہیں فوٹو سینڈ کی ہی نہیں تھی ورنہ جس طرح میں نے تمہاری عزت بچائی ہے اسی طرح تمہیں بیچ بازار میں رسوا بھی کر سکتا ہوں۔"

اس کے بعد کال کٹ گئی مگر رضوان موبائل کان پر لگائے بیٹھے رہے۔

کچھ دیر بعد کمرے میں موجود باتھ روم کا دروازہ کھلا اور ام ہانی کمرے کے اندر داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انہوں نے سادہ سا جوڑا پہنا ہوا تھا اور تقریب میں پہنا لباس ان کے ہاتھوں میں تھا۔ وہ چلتے چلتے لباس کو سمیٹ رہی تھی۔

"رضوان! اب بتا بھی دیں آپ کے پاس وہ تصویر کہاں سے آئی؟"

ام ہانی اشفاق کے گھر سے نکلنے سے یہاں آنے تک یہ سوال ہزار بار پوچھ چکی تھی۔

"تم تصویر کو چھوڑو اور اپنے بیٹے کو سنبھالو۔ اس سے کہو جلد از جلد اس لڑکی سے اپنا پیچھا چھڑوائے۔" رضوان خلا میں گھورتے ہوئے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو لگتا ہے وہ لڑکی سچ بول رہی ہے!" ام ہانی نے بے یقینی سے رضوان کو دیکھا۔

رضوان صوفے پر تھوڑے پیچھے کو ہوئے اور سکون سے ام ہانی کو دیکھا۔

"میں بیٹے کی محبت میں تمہاری طرح اندھا نہیں ہوں اور اپنی اولاد کو اچھے سے جانتا ہوں۔ تم شاید بھول گئی ہو عیسیٰ نے خود کہا تھا کہ یہ نکاح نامہ اس نے اپنے دوست کے پاس رکھوایا تھا۔"

وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملاتے ہوئے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"کل ہم لوگ جا رہے ہیں۔اپنے بیٹے سے کہو کل ہی اس مصیبت سے جان چھڑوا لیں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

ام ہانی پریشانی سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔یہ عجیب مصیبت گلے پڑ گئی تھی۔

اب ان کے ساتھ والے کمرے میں ہم آئیں تو تمہیں عیسیٰ اضطراب سے ادھر ادھر چلتا دکھائی دے گا۔وہ بار بار ایک نمبر پر کال کیے جا رہا تھا مگر دوسری طرف سے کوئی کال اٹھانے کے لیے تیار ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"پک اپ مائی کال! پک اپ مائی کال!" وہ بار بار اس جملے کو دہرا رہا تھا۔وہ ایک پل کے لیے رکا اور گہرا سانس لے کر دوبارہ نمبر ملایا۔اس نے جیسے ہی فون کان سے لگایا دوسری طرف سے نسوانی آواز آئی۔

"آپ کا ملایا ہوا نمبر اس وقت بند ہے!" عیسیٰ نے اپنا جبڑا سختی سے بھینچا اور پھر موبائل بیڈ پر پھینک دیا۔

پھر خود بھی وہ بیڈ پر بیٹھ گیا اور اپنے بالوں پر اضطراب سے ہاتھ پھیرنے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے زید کو نکاح نامہ دے کر اچھا نہیں کیا۔ میں نے تمہیں اپنا دوست سمجھا تھا لیکن تم۔۔۔!"

عیسیٰ نے غصے سے ایک مکا بنا کر بیڈ پر مارا۔ اسے اس وقت ہر چیز پر غصہ آ رہا تھا۔ کاش زید اور عائشہ کچھ دیر بعد آتے تب تک جائی یانہ اور اس کا نکاح ہو جاتا۔ یوں وہ جائی یانہ کو اپنی پہلی بیوی کے ذریعے بھی ٹارچر کر سکتا تھا لیکن عائشہ نے وہاں آ کر بنا بنایا کھیل خراب کر دیا تھا۔ سب کو ساری حقیقت پتہ چل گئی تھی۔ اب عائشہ کسی صورت اس کے ساتھ نہیں رہے گی۔ اب وہ افسوس کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

**********************************

عزاہ کو جب تھوڑا بہت ہوش آیا تو اس نے خود کو کمرے کے واش روم میں پایا۔اس کے ہاتھ میں ٹوٹے ہوئے موبائل کا ٹکرا موجود تھا۔اس نے موبائل کا ٹکڑا وہی پھینک دیا اور بیسن کے پاس آ کر نلکے کا پانی چلا دیا۔اس نے پانی ہاتھوں میں بھرا اور منہ پر پانی ڈالنے لگی۔ نلکے سے آتا پانی چہرے پر گرم محسوس ہو رہا تھا۔ وہ پانی کے چھینٹے اپنے چہرے پر مارتی رہی کچھ دیر بعد وہ نلکا بند کر کے باہر نکل گئی۔ اس کے چہرے سے ابھی تک پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔اس نے اپنا چہرہ تولیے سے صاف کیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحات بعد وہ بیڈ کے تاج سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ایسا لگ رہا تھا شایان کو اسے تھپڑ مارے ہوئے کافی وقت گزر گیا ہو۔اب وہ صدمے سے باہر

نکل آئی تھی اور ان سب باتوں پر غور کر رہی تھی جو اس وقت ہوئی تھا۔ان لمیٹڈ لو سے محفوظ نمبر آخر اس کے فون میں آیا کہاں سے؟

اس نے کبھی بھی فون نمبروں کو اس طرح ذو معنی ناموں سے محفوظ نہیں کیا تھا۔وہ ہمیشہ فون نمبر کے مالک کے نام سے فون نمبر اپنے موبائل میں محفوظ کرتی تھی۔اس کی کال ڈائری میں آخر یہ نمبر آیا کہاں سے؟

پھر ایک دم اسے یاد آیا اس نے فون نمبر کی ہسٹری بھی دیکھی تھی جس میں اس نمبر پر ساڑھے تین بجے سے چار بجے کے درمیان میں کہیں کال کی تھی۔ اس وقت وہ موبائل پر کیا کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پھر ایک دم اسے کچھ یاد آیا۔ وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا مگر پھر؟

اس کا دماغ اب مخمصے کا شکار ہو گیا تھا۔ پھر اس نے جیسے ٹھان لیا۔ وہ بیڈ پر سے کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے سے باہر نکل گئی۔ شایان کا ابھی تک کوئی اتہ پتہ نہیں تھا مگر اسے ابھی شایان کی فکر نہیں تھی۔ کمرے سے باہر نکل کر وہ راہداری میں چلنے لگی۔

(دوپہر کے تین بجے ملازمہ نے عزاہ کو نمرہ کے آنے کی اطلاع دی۔ عزاہ یہ سنتے ہی نمرہ کے کمرے میں چلی گئی۔)

اس کے پاؤں ابھی بھی چل رہے تھے مگر وہ اس وقت ماضی کی یادوں میں کھوئی ہوئی تھی۔

(وہ نمرہ کے کمرے میں موجود تھی۔ نمرہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ اس سے پہننے کے لیے لباس مانگ رہی تھی اور نمرہ نے خوش اخلاقی سے اسے اپنا سوٹ دینے کی حامی بھر لی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں نمرہ کے کمرے میں رکھی الماری میں جھکی ہوئیں کپڑے دیکھ رہی تھیں۔)

اس کے پاؤں اپنے آپ مڑے اب اسے کچھ دور سے ایک کمرے کا بند دروازہ دکھائی دینے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا شکریہ" عزاہ نے خوش دلی سے شکریہ ادا کیا۔اس کے ہاتھ میں فراک موجود تھی۔

"کوئی بات نہیں!" نمرہ نے بھی خوش دلی سے کہا۔عزاہ جانے لگی تو نمرہ نے اسے پیچھے سے روکا۔

"عزاہ!"

عزاہ نے مڑ کر پیچھے کھڑی نمرہ کو دیکھا۔"یار تم مجھے اپنا موبائل دو گی۔ مجھے ایک کال کرنی ہے مگر میرا بیلنس ختم ہو گیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ نے بغیر سوچے سمجھے فوراً موبائل اس کے حوالے کر دیا۔)

اب عزاہ کمرے کے بند دروازے کے آگے ہی کھڑی تھی۔

(گھڑی کی سوئیوں نے جیسے ہی پانچ بجایا عزاہ اپنا لباس بدل کر واش روم سے باہر نکل آئی۔اس نے بیڈ پر اپنا موبائل پڑا دیکھا۔ضرور نمرہ نے ہی رکھا ہو گا۔اس کے ذہن میں یہی خیال آیا۔موبائل کو ہاتھ لگائے بغیر اس نے میک اپ کرنا شروع کر دیا۔)

www.novelsclubb.com

*********************************

وہ نمرہ کے کمرے کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔اسے یہ تک ہوش نہیں تھا کہ ابھی آدھی رات ہو رہی ہے اور اس وقت کسی کے کمرے میں جانا عجیب لگتا ہے۔ابھی اس کے سر پر بس یہ دھن سوار تھی کہ وہ کسی طرح شایان کی نظروں میں سرخرو ہو جائے۔اس کو نمرہ کے کردار پر کوئی شک نہیں تھا مگر ہو سکتا ہے نمرہ نے ان لمیٹڈ لو سے اپنی کسی دوست کا نمبر محفوظ کیا ہو۔ویسے بھی عالیہ اور نمرہ کی یونیورسٹی میں بہت سی دوستیں تھیں۔

اس نے دروازے پر ہاتھ رکھا تو وہ کھلتا چلا گیا۔عزاہ نے کمرے کے باہر سے ہی اندر جھانکا تو اسے نمرہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑی دکھائی دی۔اس کے ہاتھ میں موبائل تھا اور وہ بہت آہستہ آواز میں بات کر رہی تھی۔عزاہ آہٹ کیے بغیر کمرے کے اندر آ گئی اور آہستہ آہستہ قدم لیتی نمرہ کے پاس آنے لگی۔جیسے ہی اس کی کانوں میں نمرہ کی آواز گئی۔اس کے قدم اسی وقت تھم گئے۔

www.novelsclubb.com

"تم نے بالکل صحیح کیا جو عالیہ کو بے ہوش کر دیا۔ وہ سب کچھ جان چکی ہے اسے اب کمرے میں بند رکھنا ہی ضروری ہے۔"

عزاہ سکتے میں آ گئی۔ کیا نمرہ اس کی بہن عالیہ کے بارے میں بات کر رہی تھی۔

"بالکل! ویسے آج اشفاق کے خاندان پر بڑی بھاری رات گزر رہی ہے۔" نمرہ نے کھلکھلاتے ہوئے کہا۔ "عالیہ پر سچائی کھل گئی ہے اور اب وہ بے وفائی کا روگ لیے ہوئے ہے۔ شایان گھر پر نہیں ہے یقیناً اس نے عزاہ کے میسجز


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پڑھ لیے ہونگے۔ عزاہ کی یقیناً آج خوب شامت آئی ہو گی اور جہاں تک بات جائی یانہ کی ہے تو وہ در بدر ہو چکی ہے۔ بیچاری کے پاس رہنے کو چھت بھی نہیں ہے۔"

پھر اچانک نمرہ کی آواز میں دکھ اتر آیا۔

"لیکن مجھے ہمیشہ افسوس رہے گا کہ اس کی شادی ہمارے کسی بندے سے نہیں ہوئی مگر خیر ہے جتنا تم مجھے اپنے کزن کے بارے میں بتا چکے ہو مجھے یقین ہے جائی یانہ کا اس گھر میں رہنا دوبھر ہے۔ جائی یانہ نے ساری زندگی عیش و آرام دیکھا ہے اب اچانک سے مفلسی کی زندگی جینا اسے مار ڈالے گا۔"

www.novelsclubb.com



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا مجھے شایان آتا دکھائی دے رہا ہے۔" پھر اس نے دوسری طرف موجود شخص کی بات سنی۔ "ہاں پیدل ہی ہے۔اس کی شکل تو اتنی دور سے ہی اتری ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ہائے کاش میں اس وقت موجود ہوتی جب اسے پتہ چلا تھا کہ اس کی بیوی کا کسی اور سے افئیر ہے۔ خیر میں تمہیں اور امی جان کو بھی میسجز کے اسکرین شاٹ سینڈ کروں گی۔ان میسجز نے تو شایان کو ایک بار پھر ناکام عاشق بنا دیا ہے۔"

اس کے بعد وہ جیسے ہی مڑی اسے اپنے پیچھے کھڑی عزاہ دکھائی دی جو ہونقوں کی طرح نمرہ کو دیکھ رہی تھی۔

نمرہ کے چہرے پر موجود مسکراہٹ ایک دم سے غائب ہوئی پھر اگلے ہی پل چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سج گئی۔اسے اسی کا تو انتظار تھا۔


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سنو تم سے بعد میں بات کروں گی!" اس کی نظریں ابھی بھی عزاہ پر تھی۔ ایسا لگتا تھا وہ پل بھر کے لیے بھی عزاہ کو اپنی نگاہوں سے اوجھل نہیں کرنا چاہتی تھی۔ موبائل والا ہاتھ اس کے پہلو میں آگیا۔ کچھ پل کے لیے سناٹا چھا گیا۔

اس خاموشی میں ماتم شامل تھا۔

********************************

www.novelsclubb.com

دھندلی نظروں سے اس نے اپنے ارد گرد کے ماحول کو جانچا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے معلوم ہوا وہ ایک اندھیر کمرے میں تھی اور اس وقت بیڈ پر

لیٹی ہوئی تھی۔اس نے اٹھنے کی ہمت کی مگر ایسا لگا اس کی ساری توانائی چوس لی گئی تھی۔اس نے بڑی مشکل سے ہاتھوں کا سہارا لے کر خود کو بیڈ پر بٹھایا۔اسے اپنا سر بھاری محسوس ہو رہا تھا اور آنکھیں اپنے آپ بند ہو رہی تھیں۔کمرے میں نہ تو گھپ اندھیرا تھا اور نہ ہی واضح دکھائی دینے والی روشنی۔وہ اس کمرے میں آخر آئی کیسے تھی۔اسے اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔اس نے تھوڑا زور لگایا تو اس کے سامنے منظر چھایا۔

وہ شاید کسی ریستوران میں بیٹھی تھی۔اس نے اپنے سامنے موجود میز پر دو لوگوں کو دیکھا جو اسے دکھائی دے رہے تھے۔اس پر ایک مرد بیٹھا تھا جو اس کا شوہر تھا اور اس کے سامنے موجود لڑکی جو اس کی جان سے پیاری دوست اور کزن تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ نمرہ تھی!!!

لیکن ان کی آوازیں مبہم تھیں۔ اس نے دماغ پر ذرا زور دیا تو اسے کچھ کچھ سمجھ آنے لگا۔ بہن بھائی، عزاہ، اس کا شوہر اس کا مذاق اڑا رہا ہے شاید! یہ ساری باتیں اس کے ذہن میں گھومنے لگی۔ اسی پل اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا کمرے کے باہر آنکھ چندھیا دینے والا اجالا تھا۔ اس لیے اندر آنے والا نفوس تاریکی میں ڈوبا ہیولاد کھائی دیتا تھا۔ وہ نفوس چلتا ہوا اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے غور کیا تو وہ ایک ادھیڑ عمر عورت تھی۔ اس عورت کی چال ڈھال اور کپڑوں کو دیکھ کر عالیہ اس حالت میں بھی جان گئی وہ عورت بہت امیر

ہے۔اس کی نظریں عالیہ پر ہی تھیں۔اس کے چہرے کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا وہ عالیہ کے حلیے پر خاصا محظوظ ہو رہی ہو۔

وہ تھوڑا سا جھکی اور عالیہ سے رازداری سے پوچھا۔

"تم مجھے جانتی ہو؟" عالیہ نے سر نفی میں ہلا دیا۔

عورت واپس سیدھی ہوئی اور قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گئی۔عالیہ نے سوچا آخر اس میں ہنسنے کی کونسی بات ہے۔کچھ دیر بعد جب وہ سنبھلی تو تمسخرانہ لہجے میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے نہیں جان سکتی ہو مگر میں!" انہوں نے انگلی سے سینے پر دستک دی۔

"میں تمہیں بہت اچھے سے جانتی ہوں۔ تمہارے سارے خاندان کو خاص طور پر تمہارے خاندان کے ایک فرد کو تو!"

عالیہ نے ان کی ساری بات غور سے سنی پھر وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"مگر آپ ہے کون؟"

اس عورت نے کچھ دیر کے لیے اپنی انگلی چہرے سے لگا کر سوچنے کی اداکاری کی۔

"میرے پاس لاکھوں تعارف ہے۔ سمجھ نہیں آتا کس تعارف کو اس وقت استعمال کروں؟"

پھر ایک دم انہوں نے چٹکی بجائی جیسے انہیں سمجھ آ گئیں ہو کہ کس طرح اپنا تعارف کروانا ہے۔

www.novelsclubb.com

"مل گیا تعارف! میں تمہارے شوہر کی ماں ہوں۔ تم مجھے اب سے مسز جہانگیر بلاؤ گی۔"

عالیہ نے آنکھیں پھاڑ کر اس عورت کو دیکھا۔

*******************************

"تم کون ہو نمرہ؟"

عزاہ واقعی اس لڑکی کو نہیں جانتی تھی یا پھر وہ پہلی دفعہ اس لڑکی کو جان پائی تھی۔

"میں نمرہ ہوں!"

www.novelsclubb.com

نمرہ نے آہستہ آہستہ قدم اٹھائے۔

"زینب اور عمر کی بیٹی!"

وہ قدم قدم چلتی عزاہ کے بالکل سامنے کھڑی ہوئی۔

"شایان کی بہن، تمہاری نند اور۔۔!"سنہری آنکھوں نے سیاہ آنکھوں کو دیکھا۔سیاہ آنکھوں میں شر سے بھری تاریکی جھلکتی دکھائی دے رہی تھی۔ان سیاہ آنکھوں میں عزاہ کو ایک سحر نکلتا دکھائی دیا۔

"اور؟"عزاہ کو اپنا آپ خواب میں کھویا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

"اور تمہاری بہن عالیہ کی جان سے پیاری دوست اور نند!"

عزاہ کی آنکھیں ناسمجھی سے پھیل گئیں۔

*******************************

www.novelsclubb.com

(جاری ہے)


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM